صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 30 مئی 2022ء بمطابق 28 شوال المکرم 1443ہجری بعد از دو پہر تین بجے منعقد ہوا۔

جناب قائمقام سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۙ o الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَہٗ o یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخۡلَدَہٗ o کَلَّا لَیُنۡۢبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَۃِo وَمَاۤ اَدۡرٰکَ مَا الۡحُطَمَۃُ o نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ o الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ o اِنَّہَا عَلَیۡہِمۡ مُّؤۡصَدَۃٌo فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ۔

(ترجمہ): تباہی ہے ہر اُس شخص کے لیے جو (منہ در منہ) لوگوں پر طعن۔اور (پیٹھ پیچھے) برائیاں کرنے کا خوگر ہے۔ جس نے مال جمع کیا اور اُسے گن گن کر رکھا۔ وہ سمجھتا ہے کہ اُس کا مال ہمیشہ اُس کے پاس رہے گا۔ ہر گز نہیں، وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ ؟ اللہ کی آگ، خوب بھڑکائی ہوئی۔ جو دلوں تک پہنچے گی۔ وہ اُن پر ڈھانک کر بند کر دی جائے گی۔اِس حالت میں کہ وہ اونچے اونچے ستونوں میں گرے ہوئے ہوں گے۔

و آخِرُ الدَعۡوَانا أنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب قائمقام سپیکر: کوئسچنز آور: محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ کوئسچن نمبر 13828

* 13828 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ میں کئی اہلکاروں / افسران کوریٹائرمنٹ کے بعد ملازمت میں توسیع دی جاتی ہے؛

(ب) سال 2018ء سے اب تک کل کتنے اہلکار / افسران کوریٹائرمنٹ کے بعد ملازمت میں توسیع دی گئی ہے، ان کے نام، عہدہ اور Extension کے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) کتنے اہلکاروں / افسران کی ملازمت میں توسیع کے Cases reject کئے گئے ہیں، ان کے نام عہدہ اور توسیع نہ دینے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی نہیں، محکمہ عملہ صوبہ خیبر پختونخوا میں کسی اہلکار / آفیسر کوریٹائرمنٹ کے بعد ملازمت میں توسیع نہیں دی گئی، مزید برآں صوبے کے دیگر انتظامی محکموں سے بھی جواب نفی میں موصول ہوا ہے۔

(ب) کوئی نہیں۔

(ج) ریٹائرمنٹ کے بعد کسی اہلکار / آفیسر کوملازمت میں توسیع نہیں دی گئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ سوال اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہے اور میرا خیال ہے اس کا جواب چار سال بعد اسٹیبلشمنٹ والوں نے دیا ہے، اس سے میں مطمئن ہوں اور اس پر میرا کسی قسم کا کوئی دوسرا سوال یا سپلیمنٹری کوئسچن نہیں ہے۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں نے کہہ دیا ہے کہ پہلی دفعہ اس اسمبلی میں اسٹیبلشمنٹ نے جو جواب دیا ہے، اس سے میں مطمئن ہوں اور کوئی ایسا کوئسچن نہیں ہے جو میں پوچھ سکوں۔

Mr. Acting Speaker: Thank you. Question No, 13850, janab Mir Kalam Khan.

* 13850 _ جناب میر کلام خان: کیاوزیر بہبود آبادی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شمالی وزیرستان میں محکمہ میں سال 2018ء سے 2021ء تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد کس قانون، کن کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈرز، موجودہ پوسٹنگ آرڈرز، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی ممبران کے نام فراہم کئے جائیں، نیز سال 2022ء میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید احمد حسین شاہ (معاون خصوصی بہبود آبادی) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ بہبودی آبادی نے ضلع شمالی وزیرستان میں سال 2018ء سے 2020ء تک کوئی بھرتی نہیں کی ہے، البتہ سال 22-2021ء میں تین آسامیوں پر جس میں فیمیل ویلفیئر اسسٹنٹ (بی پی ایس۔7)اقلیتی کوٹہ، نائب قاصد (بی پی ایس۔3)اقلیتی کوٹہ کی ایک ایک آسامی پر بھرتی کی گئی ہے۔ اس کا مجاز آفیسر ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر شمالی وزیرستان ہے اور انہی کے احکامات سے بھرتیاں محکمہ کے سروس رولز کے مطابق کی گئی ہیں۔ بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈرز، موجودہ پوسٹنگ آرڈرز، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے نام لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ نیز سال 2022ء میں مجاز آفیسر محکمہ بہبود آبادی شمالی وزیرستان کے اختیار میں مزید کوئی خالی آسامی موجود نہیں۔ محکمہ بہبود آبادی ضلع شمالی وزیرستان میں 22-2021ء میں تین آسامیوں پر بھرتی کی گئی ملازمین کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گی۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ کوئسچن کا جواب تو آیا ہے لیکن اس میں دو کلاس فور کی بھرتیاں ہوئی ہیں، اس سے ہمیں کوئی خبر نہیں ملی ہے۔ یہاں پہ آپ کی اور سپیکر صاحب کی رولنگ ہے کہ ایم پی اے کو اس سے باخبر رکھنا چاہیئے، اس حوالے سے اس کو اگر کمیٹی میں بھیجا جائے تو اس لئے ٹھیک ہوگا، اگر دوسری بار ایسا ہو جائے تو اس سے ایم پی اے کو بھی خبردار کرنا ہوگا تاکہ ہمیں بھی پتہ ہو۔

<u>Mr. Acting Speaker</u>: Ji concerned Minister, to respond. Who will respond? Law Minister.

<u>جناب فضل شکور خان (وزیر قانون):</u> سر، مجھے اس بارے میں کوئی بریف نہیں کیا گیا ہے تو I am sorry, Sir.

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> کون Respond کرے گا؟ پھر میں کمیٹی کو ہی ریفر کر دیتا ہوں، جب کوئی Respond نہیں کرتا، کوئی آنریبل ممبر کو Respond نہیں کرتا۔

وزیر قانون: سر، کمیٹی کو چلا جائے تو کوئی ایشو نہیں۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 13850, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. Question No. 13808, Muhtarma Humaira Khatoon Sahiba.

* 13808 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ رواں سال 22-2021ء کے بجٹ میں صوبہ بھر میں Basic units کو مستحکم کرنے اور دو سو (200) BHUs کو چوبیس گھنٹے (Skilled Birth Attendant) ایس بی اے سہولیات سے لیس کرنے کے لئے رقم مختص کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس منصوبہ کے تحت کس قسم کی سہولیات کی فراہمی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہیں اور اب تک صوبہ بھر میں اس مد سے ضلع وار کتنے Basic Health Units مستحکم کئے گئے ہیں، کتنے BHUs کو سہولیات سے آراستہ کیا گیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ BHUs کے لئے علیحدہ PC-1 بنایا گیا ہے اور تین مالی سال کی مدت کے لئے، 2023-2020ء میں مبلغ 1652 ملین کی رقم مختص ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ PC-1 کے مطابق صوبہ بھر میں 179 BHUs کو SBA سہولیات سے لیس کیا جائے گا، نیز مزید 458 BHUs کو بھی بہتر صحت کی سہولیات دینے کے لئے مستحکم کیا جائے گا، سہولیات میں ضروری ادویات کی ترسیل، طبی آلات کی فراہمی، کچھ عملہ (LHVs) اور آیا جلد تشخیصی ٹیسٹ (RDTs) اور بنیادی سہولیات کے لئے انتظامی کمیٹی (PCMCs) کی تشکیل اور پانچ لاکھ روپے برائے Strengthening BHUs کی فراہمی اور 11 لاکھ 50 ہزار کی فراہمی برائے 24/7 BHUs بھی شامل ہیں جن کو یہ کمیٹی منظور شدہ گائیڈ لائنز کے مطابق استعمال کرتی ہے۔ اس پروگرام کے تحت SBA BHUs کو Janitorial services اور سیکورٹی گارڈ کی سروسز بھی Out source کی گئی ہیں، بنیادی سہولیات کے لئے انتظامی کمیٹی PCMCs کی کاوشوں سے BHUs کے بہتر طریقے سے

فعال ہونے میں بڑی مدد ملی ہے، لوگوں کے مسائل گھر کی دہلیز پر حل ہو رہے ہیں اور کمیونٹی فیصلہ سازی میں BHUs کی سطح پر متحرک ہے۔ (سہولیات کے لئے کچھ تصاویر ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، سوال کا جواب آیا ہے لیکن مجھے اس لحاظ سے یہ جواب تھوڑا سا ادھورا لگ رہا ہے کہ اس میں میں نے جو BHUs کے بارے میں پوچھا ہے تو ایکس فاٹا کے لحاظ سے BHUs کی نہ کوئی تعداد بتائی گئی ہے اور نہ کہا گیا ہے کہ اس کے لئے کوئی فنڈ PC-1 میں رکھا گیا ہے۔ کیا ابھی تک گورنمنٹ فاٹا کو فاٹا ہی سمجھ رہی ہے کہ نہیں؟ فاٹا کو Merge کرنے کے بعد صوبائی حکومت اپنے بجٹ کے اندر فاٹا کو حصہ دلوانے میں یا اس کو جواب دینے میں وہ شامل کرے گی؟

جناب قائمقام سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ، سپلیمنٹری۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ اس دن میں نے کال اٹنشن بھی Move کیا تھا، میں صرف آپ کے توسط سے سپلیمنٹری کوسچن میں اپنے آنریبل ہیلتھ منسٹر سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے ایڈہاک ڈاکٹروں کی ریگولرائزیشن کے بارے میں اور ساتھ ہی جو 491 ہماری نرسز ہیں، ان کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے اور کب تک فیصلہ آجائے گا؟ کیونکہ میں نے اس دن تفصیل سے بات کی تھی کہ میں اس فائل کے پیچھے کہاں کہاں تک گئی ہوں، مجھے پتہ تو چل گیا تھا کہ جو ہمارے سیکرٹری تھے، جو ابھی چینج ہو گئے ہیں، ان کے دفتر تک وہ فائل پہنچ گئی تھی لیکن اس کے بعد پھر مجھے پتہ نہیں چلا کہ اس پر کیا Decision ہوا؟ آنریبل ہیلتھ منسٹر صاحب مجھے جواب دے دیں کہ ایڈہاک ڈاکٹروں کی ریگولرائزیشن کے بارے میں اور ان کی تعیناتی کے بارے میں، بہت شکریہ۔

جناب قائمقام سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): جناب سپیکر، جو سوال تھا کہ BHUs میں ہمارا Revamp Program ہے، جس میں صرف Skilled Birth Attendant نہیں، ہر BHU کو Basically ایک خود مختار ادارہ Financial management کی Context میں بنایا جا رہا ہے جہاں پر جو فنڈز Maintenance, Repair, Revamp کے لئے پرائمری کیئر کمیٹی کو ملتے ہیں، یہ ایک انتہائی کامیاب پراجیکٹ رہا ہے، یہاں پر جو ڈیٹا ان کو دیا گیا ہے تو BOQs اور Working in progress جو ہے وہ Work completed، 464 facilities میں دکھایا گیا ہے، آج وہ تعداد 625 سے بھی زیادہ ہے۔ جناب سپیکر، دسمبر تک صوبے کے ہر BHU کو یہ Facility اور فنڈ میسر ہونگے اور یہ ہر BHU کو

فنڈ ہر سال ملتا جائے گا۔ جہاں تک قبائلی اضلاع کا تعلق ہے، قبائلی اضلاع کا PC-I بھی Approve ہو چکا ہے، ہم اس کے علاوہ قبائلی اضلاع کے کرنٹ بجٹ میں بھی پیسے رکھیں گے تاکہ اگر کوئی Facility رہ جائے تو ان کو کرنٹ بجٹ سے بھی یہ پیسے دیئے جا سکیں۔ جناب سپیکر، میں یہ ضرور کہوں گا کہ فاٹا کو اگر فاٹا سمجھتی ہے تو وہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نہیں، Imported حکومت ضرور ہے جس میں یہ سب شامل ہیں کیونکہ میں نے پہلے بھی کہا تھا، یہاں پر قبائلی اضلاع کے اپوزیشن کے ممبرز بھی بیٹھے ہیں، آج تک انہوں نے آواز نہیں اٹھائی، نہ کسی اور پارٹی نے اٹھائی ہے کہ آج تک چوتھے کوارٹر کا ڈیویلپمنٹ فنڈ قبائلی اضلاع کا پورا ریلیز نہیں ہوا۔ جب بہت احتجاج کیا تو آدھا فنڈ ریلیز کیا، شاید اگر یہ ہمارے ساتھ آواز ملاتے تو پورا فنڈ ریلیز ہوتا، (شور) وہ بھی ہم لے لیں گے، یہ فکر نہ کریں لیکن قوم کو، میڈیا کو اور اس ہاؤس کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ یہ سارے قبائلی اضلاع کے جو چیمپیئن بیٹھے ہوئے ہیں، شاید صرف سیاسی بیان کی حد تک اس کو خیبر پختونخوا کا حصہ سمجھتے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے، مجھے لگتا ہے کہ قبائلی اضلاع کے ممبرز بھی فاٹا کو فاٹا ہی سمجھتے ہیں۔ جناب سپیکر، باقی جو نگہت بی بی کا سوال تھا، ڈاکٹرز کی ریگولرائزیشن کی فائل Already چیف منسٹر صاحب کی ڈیسک پر ہے، وہ ان شاء اللہ بجٹ میں منظور ہو جائیگی، یہ خوشخبری میں ڈاکٹرز کو دے چکا ہوں اور جو AIP کی انکوائری تھی، ویسے اچھا ہے کہ نگہت بی بی نے اس کے پیچھے تھوڑی سی بھاگ دوڑ کی ہے کیونکہ میں اس وقت بھی ان کو کہہ رہا تھا کہ اس مسئلے کو Politicize نہ کریں، قبائلی اضلاع کے ہاسپیٹلز میں نرسز کی ضرورت ہے، اس وقت میں نے کہا تھا کہ انہوں نے جو بھرتیاں کی ہیں، اس میں میرٹ کی کوئی Violation نہیں ہوئی، یہ اسی سال کا سسٹم ہے جس میں فائل سیکنڈ گیئر سے آگے تیز نہیں جاتی، خیر وہ انکوائری کمپلیٹ ہو چکی ہے، وہ میں پبلک بھی کرا دوں گا۔ اس انکوائری کی یہ تین Recommendations ہیں، تین Conclusions ہیں نمبر ون، اس میں کوئی سیاسی مداخلت نہیں ہوئی، نمبر دو، اس کی یہ Recommendation ہے کہ ان لوگوں کو لیا جائے لیکن 481 پوزیشنز پہلے تھیں اور پالیسی میں یہ جگہ نہیں تھی کہ قبائلی اضلاع کے Candidate کو Individual marks سے Preference دی جائے کہ PC-I چینج ہو تاکہ دونوں کے لئے بنے، ہمیں تو 480 سے زیادہ نرسز کی ضرورت ہے، ان شاء اللہ آج صبح ہی جو نئے سیکرٹری ہیلتھ لگے ہیں، ان کو کہا ہے کہ اسی ہفتے میں اس کو Resolve کریں، PC-I کو چینج کر کے Approve کریں اور تیسری Recommendation یہ تھی کہ کچھ پوزیشنز پر Marks کی Calculation ٹھیک نہیں ہوئی تھی، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے پوری

میرٹ لسٹ کرنی ہے، اس میں شاید چالیس پچاس نام Effect ہوں، میں نے ان کو کہا ہے کہ Strictly میرٹ پر وہ کریں، یہ تینوں چیزیں ہو جائیں گی، مجھے امید ہے کہ بجٹ تک یہ ایشو بھی Solved ہوا ہو گا۔

جناب قائمقام سپیکر: جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ وہ اپنی Point scoring میں تھوڑا سا یہ بھول جاتے ہیں کہ کونسی پارٹی نے ایکس فاٹا کی مخالفت کی تھی اور کس نے حمایت کی ہے؟ جماعت اسلامی کا فاٹا کے Merger میں سب سے پہلا Role ہے اور سب سے پہلے یہ تحریک جماعت اسلامی نے اٹھائی تھی، پہلے اس کو آپ سمجھ لیں۔ دوسری بات یہ ہے۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: میڈم، آپ۔

محترمہ حمیرا خاتون: نہیں، انہوں نے کہا ہے، انہوں نے چھیڑا ہے، میں اس کو اس لئے یہ بتا رہی ہوں۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: نہیں نہیں، آپ Cross talk نہ کریں، آپ ان کے سوال سے مطمئن ہیں؟

محترمہ حمیرا خاتون: اچھا، دوسرا اگر نہیں، آپ بات سنیں، میں Cross talk نہیں کر رہی ہوں، آپ مجھے اس کا۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: انہوں نے جو جواب دیا ہے، آپ مطمئن ہیں؟

محترمہ حمیرا خاتون: مجھے اس کا جواب چاہیئے کہ جز (ب) میں آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے اگر پی ٹی آئی اتنی بڑی علمبردار ہے تو جز (ب) میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے کیوں ایکس فاٹا کو Show نہیں کیا ہے؟ اس میں کوئی BHU نہیں ہے، جہاں پر انہوں نے فنڈ Allocate کیا ہو یا کوئی BHU کام کر رہا ہو تو یہ مجھے بتائیں کہ اتنی بڑی لمبی تقریر کی تو میرے خیال میں کوئی ضرورت نہیں تھی۔

جناب قائمقام سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، اس لئے کہ پہلی چیز، جو سندھ کا صوبہ تھا، ابھی Imported government کا حصہ ہے، صوبہ سندھ نے اس NFC process میں حصہ ہی نہیں لیا جس کے تحت فاٹا کو وہ پیسے خیبر پختونخوا کے ساتھ Integrate کر کے مل سکتے تھے، اس وجہ سے قبائلی اضلاع کے سارے فنڈز وہ فیڈرل گورنمنٹ سے آتے ہیں، جب تک فیڈرل گورنمنٹ سے فنڈز نہ آئیں تو ان کے سارے PC-I علیحدہ بنانے پڑتے ہیں۔ جناب سپیکر، باوجود اس کے کہ میں نے کل Instructions دی ہیں کہ

صوبے کے فنڈ سے قبائلی اضلاع کو چھ ارب روپے کی Extra release ہو تاکہ وہاں پر کچھ کام ہو سکے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ چونکہ وہ NFC نہیں ہوئی، قبائلی اضلاع کی فنڈنگ وہ صوبے کو نہیں آئی، ہم سارے کاموں کو ایک PC-I میں شامل نہیں کر سکتے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ جو ستر (70) سال سے فاٹا کا جو سسٹم رہا ہے، نارتھ ساؤتھ وزیرستان میں کاغذوں پر چار سو پچاس (450) ہیلتھ Health facilities تھیں، یہ میں Merger سے پہلے کی بات کر رہا ہوں، پشاور میں Fifty health facilities ہیں جو صوبے کا سب سے بڑا ضلع ہے، قبائلی اضلاع میں جس طریقے سے یہ اسلام آباد سے کنٹرول ہو رہا تھا، صرف دو ڈسٹرکٹس میں کاغذوں پر 450 facilities تھیں، یہ بھی کسی نے دیکھنا تھا کہ کونسی Actually facility ہے یا کونسی نہیں ہے؟ یہی تو Merger کا کام ہے، اگر ستر (70) سال یہ ساری پارٹیاں، ہماری تو نئی پارٹی ہے، تین سال پہلے پہلی بار حکومت میں آئی ہے، ستر (70) اور پچھتر (75) سال کا گند وہ ہم صاف کر رہے تھے تو پھر یہ گند صاف کرنے میں تھوڑا سا تو ٹائم لگتا ناں، حکومت میں تو تمام پارٹیوں نے Multiple باریاں لے چکی ہیں، اگر فاٹا کو 1970ء میں یا 1990ء میں Merged کرتے تو آج ایک مسئلہ بھی نہ ہوتا۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 14293، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

*14293 _ <u>جناب عنایت اللہ</u>: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے لوئر گلیات ضلع ایبٹ آباد میں کیٹیگری ڈی ہسپتال کے قیام کا اعلان کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو لوئر گلیات کیٹیگری ڈی ہسپتال منصوبے سے متعلق اب تک کیا اقدامات کئے گئے ہیں؛

(ج) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ایبٹ آباد کے آئی سی یو وارڈز میں امراض قلب کے ماہرین کی تعداد کیا ہے، گزشتہ دو سالوں کے دوران مذکورہ ہسپتال میں ہارٹ کے کتنے مریضوں کے آپریشنز کئے گئے ہیں اور یہاں پر دل کے مریضوں کے لئے موجود سہولیات کیا ہیں، اس کے علاوہ حکومت دستیاب سہولیات میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) رکن صوبائی اسمبلی سردار اورنگزیب صاحب کی درخواست پر وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے آر ایچ سی نتھیا گلی کی اپ گریڈیشن ٹائپ ڈی ہسپتال کے لئے Feasibility study کے احکامات جاری کئے ہیں۔

(ب) ڈی ایچ او ایبٹ آباد کی رپورٹ کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ضلع ایبٹ آباد کے پہلے سے ٹائپ ڈی اور ٹائپ بی فنکشنل ہسپتال موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی Huge throw forward liabilities کی وجہ سے Pending رکھا جائے تاہم مستقبل میں ضرورت کی بنیاد پر اس کو اے ڈی پی میں شامل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی جاری اے ڈی پی سکیم Rehabilitation of all RHCs in to 24/7 health facilities میں آر ایچ سی نتھیا گلی کو 24/7 health facilities میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال ایبٹ آباد میں دل کی سرجری کا شعبہ نہیں ہے، ڈسٹرکٹ کارڈیالوجسٹ کی آسامی خالی ہے تاہم شعبہ امراض قلب کی نگہداشت ڈاکٹر عمران کاظمی کر رہے ہیں جو کہ ایف سی پی ایس کارڈیالوجی کوالیفائیڈ ہیں۔ اس کے علاوہ ایک میڈیکل آفیسر جو کہ ڈپلومہ امراض قلب کوالیفائیڈ ہے، شعبہ امراض قلب ڈی ایچ کیو ہسپتال ایبٹ آباد میں تعینات ہے۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ دو سوال جو Club ہوئے ہیں، ایک گلیات کی طرف سے مجھے وہاں کے مکینوں نے رابطہ کیا تھا کہ لوئر گلیات ایبٹ آباد میں کیٹیگری ڈی ہاسپٹل قائم کیا جائے، آپ کو پتہ ہے کہ گلیات ٹورازم کے لئے بھی بڑا Important destination ہے اور اس کے علاوہ اس کی جو Terrain ہے وہ بھی Tough ہے، Hilly area ہے، لوگوں کے Scattered گھر ہیں اور ظاہر ہے وہاں سے ٹرانسپورٹ کا بھی مسئلہ ہوتا ہے، وہاں ایک ایسی Facility ضروری ہے جس سے لوکل لوگ مستفید ہو سکیں۔ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو جواب ملا ہے، سچی بات یہ ہے کہ جو ہم کہتے ہیں کہ Dodge کرنے کا والا جواب ہے، جب Feasibility order ہوئی اور نلوٹھا صاحب نے ریکویسٹ کی تھی، فنڈز جب Available ہوں گے تو اس پر کام شروع ہو جائے گا، آر ایچ سیز کو 24/7 بنا دیا جائے گا، میں نے اس سے Clear cut جواب مانگا ہے کہ آپ کب تک اس پر کام کرتے ہیں؟ منسٹر صاحب ایشورنس دیدیں، ویسے میری Constituency کی بات نہیں ہے لیکن We represent the whole Province، ہم اس صوبے کے لئے بات کرتے ہیں، میرا خیال ہے ہم سب کو اپنے حلقوں

سے نکلنے اور پورے صوبے کی بات کرنی چاہیئے، گلیات ہم سب کے لئے Important ہے، منسٹر صاحب ایشورنس دیں۔ دوسرا جو جواب دیا گیا ہے، وہ ڈی ایچ کیو ہاسپٹل کے اندر Cardiac surgery وغیرہ، اس میں ان کی بات درست ہے لیکن Cardiac surgery میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل کے اندر بھی Available نہیں ہے، کم از کم منسٹر صاحب یہ مجھے ایشورنس دیں کہ ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل کے اندر Cardiac surgery کا جو یونٹ ہے اس کو Functional کریں، اس کو Strengthen کریں، ضمناً یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ایل آر ایچ اس صوبے کا بہت بڑا ہاسپٹل ہے، ایل آر ایچ کے اندر بھی آپ کا Cardiac surgery unit بھی بڑا پرانا یونٹ تھا، اس وقت Functional نہیں ہے، ان دونوں کے ضمناً ذکر کرنا چاہتا ہوں، منسٹر صاحب اس پر بھی ایشورنس دیں۔ یہ جو کیٹیگری ڈی ہسپتال لوئر گلیات ہے، اس پر مجھے Complete assurance دیں۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: جی تیمور خان۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: سر، میرا ایک سپلیمنٹری ہے۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: نعیمہ کشور صاحبہ، سپلیمنٹری ہے؟

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے کہ یہ Cardiac کا جو کوئسچن ہے، بیت المال سے بھی اس کا علاج ہوتا تھا، ہمارے صوبے کے کتنے ہاسپٹلز ان کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں، ان میں یہ ادھر بیت المال سے لوگوں کے جو ہارٹ کے Patients ہیں، ان کا علاج ہوتا ہے۔ آیا یہ ہاسپیٹل بھی اس میں ہے کہ نہیں؟ اب ان کی پچھلی گورنمنٹ جو ختم ہوئی ہے، کیا یہ انہوں نے بیت المال سے ختم کیا ہے یا اب بھی ہمارے کچھ ہاسپٹلز ہیں؟ دوسرا کوئسچن میرا یہ ہے، جس طرح پچھلا ہوا کہ اے آئی پی میں جتنے بھی ڈاکٹرز بھرتی ہوئے ہیں، جس طرح سی ایم نے اعلان کیا تھا کہ ہم سارے پراجیکٹس کو مستقل کر رہے ہیں، منسٹر صاحب ذرا ارشاد فرمائیں گے کہ اے آئی پی کے جو ڈاکٹرز ہیں، کیا ابھی ان کو مستقل کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔ تیمور خان، آپ نے سنا ہوگا لیکن ایک چیز کو میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ Last tenure میں جب میں Standing Committee on Health کا چیئر پرسن تھا، اس میں ہم نے نتھیا گلی کے ہاسپٹل کے حوالے سے ایک Issue raise کیا تھا کہ نتھیا گلی

کے ہاسپیٹل کی زمین پر کچھ لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، کافی Encroachments ہیں، اس پر آپ بھی کام کریں، ان سے وہ Encroachments خالی کرائی جائیں اور ہاسپٹل کو اپنے۔۔۔۔۔

وزیر صحت: کونسے ہاسپیٹل؟

جناب قائمقام سپیکر: نتھیا گلی کے ہاسپٹل کے بارے میں بات کر رہا ہوں، اس میں جب میں Last tenure میں سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئر پرسن تھا تو ان کی زمین کافی Encroached ہو گئی تھی، لوگوں نے Encroachment کی تھی، اس پر بھی آپ دوبارہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھیں، اس پہ کام کریں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، تین سوال ہیں، ایک عنایت اللہ صاحب کا سوال ہے، چونکہ عنایت اللہ صاحب نے Plain بات کی ہے، میں Actually appreciate کرتا ہوں کہ جو بھی ڈیبیٹ ہے وہ Actually service delivery کو آگے لے جائے گی، پھر جواب بھی Positively دینا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ کسی حد تک جو جواب ہے وہ گول طریقے میں لکھا گیا ہے، ان کی بات ٹھیک ہے لیکن میں دو تین چیزوں کا کہتا ہوں، ایک تو یہ کہ ہر ایک ہاسپیٹل اپ گریڈ نہیں ہو سکتا، اگر آپ میری ذاتی رائے لے لیں تو میرے خیال میں اگر آپ اے ڈی پی کو اٹھا لیں تو بہت زیادہ اپ گریڈیشنز ہیں، ابھی جہاں سے ہمیں Impact آ رہا ہے، وہ Existing hospitals میں Invest کرنے پر آ رہا ہے۔ پہلی چیز جو میں کرنا چاہتا ہوں، عنایت صاحب اس پر Help کریں، ضروری نہیں ہے کہ ہم ایک ہسپتال کو Scale up کرنے میں چالیس کمرے اور بنائیں، ہم Existing infrastructure میں یا Limited enhancement کے ساتھ بھی اس میں Modular طریقے میں Facilities add کر سکتے ہیں، میں Agree کرتا ہوں کہ جو گلیات کے ہسپتال ہیں وہ بڑے ضروری ہیں، اس پر بیٹھیں، آپ ہمارا پورا پلان بھی دیکھ لیں کہ کس طریقے سے یہ Facilities enhance ہو رہی ہیں، مجھے صرف Feedback چاہیئے، دو تین ہاسپیٹلز ایسے ہیں، میرے خیال میں ایک مدین میں ہے، ایک شاید ملاکنڈ میں تھا، جو ہم نے اپ گریڈ کئے ہیں، Within existing infrastructure، ہنگو کا ڈی ایچ کیو ہے وہ کیٹیگری ڈی سے بی کیا ہے کیونکہ اس میں جگہ تھی، ضروری نہیں ہے کہ چھ سات سال کا پراجیکٹ ہو، ہری پور کا ڈی ایچ کیو ہے وہ کیٹیگری اے کرایا ہے، وہاں ہم نے دیکھا کہ 350 بیڈز Fit آ سکتے تھے، بٹگرام کا بھی کیا ہے، یہ ہم دیکھ رہے ہیں، سسٹم اتنا بڑا ہے کہ تحریری طور پر ڈیپارٹمنٹ کو پتہ ہی نہیں ہے کہ کونسے ہاسپٹل کی کیا حالت ہے؟ وہ

بہت حد تک ابھی چینج ہو گئے ہیں، اس میں آپ نے جو کہا، بالکل ٹھیک کہا، جب میں نتھیا گلی کے ہاسپیٹل گیا تھا، میرے خیال میں پولیس یا کسی اور ڈیپارٹمنٹ نے Encroachment، مجھے تو حیرت ہوتی ہے کہ گورنمنٹ کا ایک ڈیپارٹمنٹ سرکاری ایڈمنسٹریشن دوسرے ڈیپارٹمنٹ پر قبضہ کرتا ہے، اس پر میں ڈیپارٹمنٹ کو Instruction دیتا ہوں کہ Immediate factual position لے آئے، اس کو One way or the other clear کرانا چاہیئے، اگر پولیس کو دینا ہے تو پولیس کو دے دیتے، اس پر تیس تیس سال گورنمنٹ کے ڈیپارٹمنٹس کے درمیان لڑائی نہیں ہونی چاہیئے۔ تیسری چیز جو انہوں نے کارڈیالوجسٹ کا کہا، یہ سچی بات ہے کہ ہماری بہت سی جگہ سپیشلسٹس نہیں پہنچے، اس کے لئے جو حل ہم نے ڈھونڈا ہے وہ بھی میں عنایت صاحب کو Invite کرتا ہوں کہ آئیں کل میرے ساتھ کافی یا چائے پیئیں، میں ان کو دکھادوں گا۔ ہم نے سیکشن 25 یا 26 میں بھول گیا ہوں، Civil Service Act کا ان دونوں میں سے ایک ہے، اس کے تحت ہم نے نئے Contract rules approve کئے ہیں، ہم نے اسی لئے کئے ہیں کہ جہاں پر سپیشلسٹ یا ڈاکٹرز نہیں آرہے اور پبلک سروس کمیشن کا ایک بڑا لمبا پراسیس ہے کہ وہ Through contract لے سکیں۔ جناب سپیکر، 300 پوزیشنز کوئی 6 یا 7 ڈسٹرکٹس میں ایڈورٹائز کیں، اس کے لئے ہزاروں Applications آئی ہیں، آج صبح میٹنگ میں ڈیپارٹمنٹ کو Instruct کیا کہ جو پورے صوبے کے انٹرویوز آج سے ہو رہے ہیں، پی ایچ ایس اے کے دوران، اس میں آج صبح ڈیپارٹمنٹ کو Instruct کیا کہ سارے ڈسٹرکٹس میں ڈی ایچ اوز اور ایم ایس کو کہیں کہ ان کے جو Gaps ہیں، وہ بتائیں اور یہ Contracts جو ہونگے یہ Facility specific contracts ہونگے، (شور) اے آئی پی کے ڈاکٹرز کو بالکل دیکھ سکتے ہیں لیکن فی الحال اے آئی پی کے پراجیکٹ کو کمپلیٹ ہونے دیں اس کے بعد ہم دیکھیں گے، جیسے ہم نے یہ جو ایڈہاک ڈاکٹرز کو Permanent کر دیا ہے، جو ڈاکٹرز کام کرتے ہیں، ہمیں سسٹم میں ان کی ضرورت ہے، ایک آدھ اگر کوئی چیز رہ گئی، ہاں عنایت صاحب نے ایل آر ایچ کا کہا تھا، کل جب یہ کافی پینے جائیں گے یا جب بھی آئیں گے، ہم ایک Surprise visit ایل آر ایچ کا کریں گے، خود ہی Situation دیکھ لیں گے کہ کونسی چیز چل رہی ہے؟ ان کی Expertise چونکہ وہ پہلے ہیلتھ منسٹر رہ چکے ہیں، مل کر ان سے فائدہ بھی اٹھا لیں گے، وہ Feedback ان کو دے دیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائمقام سپیکر: تھینک یو جی، عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میں تیمور صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے کہا کہ Coffee پر بیٹھ کے بات کرتے ہیں لیکن ظاہر ہے Coffee پر بیٹھ کے جو بات ہو گی وہ دو دوستوں کی بات ہو گی، یہاں جو بات ہو گی وہ عوام کی بات ہو گی اور وہ اس اسمبلی کی پراپرٹی ہے، یہ ڈسکشن اور ڈیبیٹ یہاں بات ہو گی۔ کچھ باتیں میں یہاں On the Floor کہنا چاہتا ہوں، دیکھیں میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کہتے ہیں کہ ہم کرنا چاہتے ہیں، تو کیا کریں؟ آپ کا جب تک Bottom of approach نہیں ہو گا، چیزیں حل نہیں ہوں گی، جب تک آپ کی ساری Investment tertiary hospitals پر ہو گی، آپ کا Disease burden تو ویسے بھی پرائمری ہیلتھ کیئر کی وجہ سے بڑھ رہا ہے، آپ کا Curative side بھی وہ Weak رہے گی، آپ Proportionately ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹلز اور پھر اس سے نیچے تحصیل ہیڈ کوارٹر اور کیٹیگری ڈی پر زیادہ خرچ کریں، یہ ایک تجویز ہے۔ دوسری جو بات میں کہنا چاہتا ہوں، وہ میں Cardiac surgery کے حوالے سے کہہ رہا تھا کہ آپ کی Cardiac surgery کا یونٹ کم از کم ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے اندر نہ ہو تو جو آپ کے چار Regions ہیں، Southern region ہے، Hazara region ہے، پشاور ویلی ہے، Malakand region ہے، ان Regions کے اندر آپ کو State of the Art Cardiac Surgery centers ہونے چاہئیں، آپ کا ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل کے اندر Cardiac Surgery Unit functional نہیں ہے، ایل آر ایچ جو کہ اس Region کا کسی زمانے میں۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: بابر سلیم صاحب، آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

جناب عنایت اللہ: بابر سلیم صاحب ہزارہ کی بات سننا نہیں چاہتے، Cardiac Surgery Unit LRH وہ کسی زمانے میں پورے صوبے کا واحد یونٹ تھا، پورے ملک سے لوگ اس کے لئے آتے تھے لیکن آج Dysfunctional ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ کہہ رہا ہوں کہ برائے مہربانی آپ اگر یہ نہیں کر سکتے ہیں تو ایوب ٹیچنگ ہاسپیٹل کے Cardiac surgery unit کو Functional کریں، ایل آر ایچ کے Cardiac surgery unit کو Functional کریں اور جو ڈی ایچ کیوز ہیں، آپ کا پرائمری اور سیکنڈری ہیلتھ ہے، اس پر Proportionately زیادہ Invest کریں، زیادہ پیسے اس پر لگائیں۔ شکریہ۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی منسٹر ہیلتھ۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، عنایت صاحب یا تو لیٹ آئے یا شاید صحیح طریقے سے نہیں سن سکے۔ پہلے جو ہماری Bottom up primary اور Secondary system پر جو Investment ہے، میں نے اس لئے کہا کہ یہاں پر نہ سکرین ہے نہ پروجیکٹر ہے، تاریخ میں نہیں ہوئی، 625 بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں جو پیسے گئے ہیں، وہاں پر جو میڈیکل آفیسرز ہیں، ان کے ہاتھ لگ رہے ہیں، یہ Bottom up approach یہ ہے، ہر ضلع کے لئے، ہر بی ایچ یو کے لئے، ہر آر ایچ سی کے لئے یہ ہمارا میگا پراجیکٹ ہے، اس کے تحت اگر آپ حساب لگالیں تو دو سے تین ارب روپے ہر سال ہم تو ڈی ایچ او سے بھی نیچے جو اس بجٹ میں ہر بی ایچ یو کا، ہر آر ایچ سی کا اپنا ڈی ڈی او کوڈ بن جائے گا تاکہ وہاں پہ خود وہ Financial autonomy بھی ہو اور Financial transparency بھی ہو۔ سیکنڈری ہاسپیٹلز میں بھی ہم نے ہر سیکنڈری ہاسپیٹل کو اپنا ریونیو بھی Retain کرنے کا اختیار دے دیا ہے، ہم نے وہاں پر ایم ایس کے لئے Transparent merit based internal market selection process بھی شروع کر دیا ہے، وہاں بھی Health management facilities بنا کے ان کو اختیار دے دیا ہے کہ آپ کو کونسا Equipment چاہیئے، کونسا یونٹ چاہیئے، وہ خود ہی وہاں پر کریں۔ ایک ڈیپارٹمنٹ تین سو ہسپتالوں کے Top down سنبھال نہیں سکتا، جناب سپیکر، ایل آر ایچ میں نے اس لئے کہا کہ خود ہی جا کر دیکھ لیں، ایوب میڈیکل کالج میں میری Last information کے مطابق چھ مہینے پہلے Cardiac unit پر کام شروع کیا تھا، وہ بھی Confirm کر لیں گے، مجھے جواب آجائے تو میں بتاؤں گا لیکن یہ بھی بتا دوں کہ جو صوبے کی تاریخ کا بلکہ پاکستان کا جو بہترین Cardiac ہاسپٹل ہے وہ پاکستان کا پشاور میں پشاور انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہے جہاں ہزاروں لوگوں کی صحت کارڈ پر۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: ارباب صاحب، آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں، تمام ایم پی ایز اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں۔

وزیر صحت: میں عنایت صاحب کو Facts present کر دیتا ہوں کہ پندرہ سال پہلے کتنی Cardiac capacity تھی۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: بلیجہ، آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

وزیر صحت: دس سال پہلے کتنی تھی اور ابھی کتنی ہے؟۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Question No. 13940.

وزیر صحت: جناب سپیکر، Coffee کا Offer ان کو ابھی بھی۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: خیر وہ آپ ان کو بعد میں پلا دیں۔ کوسچن نمبر 13990، محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ۔

* 13990 _ محترمہ شاہدہ: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مردان میڈیکل کمپلیکس میں سی ٹی سکین کئی مہینوں سے خراب ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک اس کو ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان(وزیر صحت): (الف) مردان میڈیکل کمپلیکس ہسپتال میں سی ٹی سکین مشین مورخہ 21-01-2013 کو باقاعدہ سرکاری طریقہ کار کے تحت لگائی گئی جو کہ "میڈیکوپس پرائیویٹ لمیٹڈ" نے نصب کی ہے، مردان میڈیکل کمپلیکس تدریسی ہسپتال مردان کی ذاتی ملکیت ہے اور فعال ہے۔

(ب) 2013ء سے لیکر اب تک مسلسل مریضوں کو بہتر سہولیات فراہم کر رہی ہے جس میں ضلع مردان کے علاوہ ارد گرد اضلاع کے مریضوں کو بھی بہتر سہولیات فراہم کر رہی ہے۔ ہم روزمرہ کی بنیاد پر 70تا80 مریضوں کی سی ٹی سکین کر رہے ہیں جو ماہانہ تقریباً دو ہزار سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ جب مشین لگائی گئی تو اس وقت مردان میڈیکل کمپلیکس تدریسی ہسپتال کا اپنا ایک فیڈر تھا جس سے مردان جیل کو منسلک کیا گیا، جس کی وجہ سے Line tripping کا مسئلہ پیدا ہونے لگا اور اس فیڈر پر لوڈ شیڈنگ بھی ہونے لگی، جس کی وجہ سے لوڈ شیڈنگ کے اوقات میں سی ٹی سکین مشین غیر فعال رہتی تھی جس کے حل کیلئے 2019ء میں جنریٹر کا انتظام کیا گیا تاکہ مریضوں کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے اور واپڈا حکام کو بھی آگاہ کیا گیا۔ سی ٹی سکین مشین کی سہ ماہی سروس کی جاتی ہے جس کے لئے تقریباً 24 سے 48 گھنٹے درکار ہوتے ہیں، اسی دوران مشین غیر فعال ہوتی ہے۔ سی ٹی سکین مشین کے دو اہم پرزے جس کو Heat exchanger اور X-Ray tube کہتے ہیں، جس کی ایک اپنی معیاد ہے، جس کے بعد اس کو تبدیل کیا جاتا ہے، جس کے لئے کم از کم ایک ہفتہ درکار ہوتا ہے۔ اسی دوران مشین غیر فعال ہوتی ہے۔ حال ہی میں ان دو پرزوں کو تبدیل کیا گیا جس کی وجہ سے سی ٹی سکین مشین 18-05-2022 تا 22-05-2022 تک غیر فعال رہی۔ اس کے علاوہ مشین میں کئی اور تکنیکی مسائل پیش آتے ہیں جن کو فوری طور پر حل کیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ مردان میڈیکل کمپلیکس میں مختلف قسم کی سی ٹی سکین موجود ہیں جن میں بغیر انجکشن والی، انجکشن والی سی ٹی انجیوگرافی وغیرہ شامل ہیں جو مریض کو دوسرے ہسپتال میں جانے کی تکلیف سے بچاتی ہے۔ زیادہ تر مریضوں کو سی ٹی سکین اسی وقت کی جاتی ہے، البتہ سپیشل سی ٹی سکین کے لئے مریض کو مقررہ اوقات میں بلایا جاتا ہے تاکہ وہ سی ٹی سکین سینیئر ڈاکٹرز کی نگرانی میں ہو۔

محترمہ شاہدہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ- شکریه جناب سپیکر صاحب، چې کله ما دا سوال جمع کړے وو نو هغه ټائم دا مسئله وه، اوس هفته کیږی چې دا مشین ټهیک شوے دے، سی ټی سکین خو بار بار ټهیک کیږی خو دې سره به زه Related یو خبره اوکړم ځکه چې که زه بیا دا جمع کړم، بیا به ډیر ټائم پس راشی نو زه تاسو ته په فلور دا وایم چې زمونږ په کمپلیکس هسپتال د مردان چې دے، په هغې کښې چې کوم مریضان سحر راځی، غریبانان په لس روپۍ چھټۍ اخلی نو هغوی ایکسرې د پاره بهر لیږی یا اکثر مشینونه خراب وی، دیکښې نوی مشینونه هم شته خو هغه د هغه خلقو د پاره استعمالیږی کوم چې مازیګر راشی او په زر روپۍ فیس باندې ئے ګوری نو هغه کسان چې دی، هغوی ته د هغې فائده رسی۔ زه د دې هیلتھ تیمور خان نه ریکویسټ کوم چې دوئ د دې انکوائری اوکړی او په دې باندې پورا توجه ورکړی۔ ډیره مهربانی۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب، دا سی ټی سکین هم ټهیک شو، دلته صرف سی ټی سکین نه ایم آر آئی هم دی، مونږه اکثر یو بل باندې تنقید کوؤ خو چې کومه پورې مونږه په دې سسټم کښې Innovation نه راولو، نوی Ideas نه راولو، په دې زړو طریقو به دا مشینونه به نهه میاشتې خراب وی او درې میاشتې به ټهیک وی، د ایم آر آئی چې کوم کنټریکټ Competitively tender شوے وو، هیلتھ فاؤنډیشن بورډ هغه Approve کړو، اته نوی ایم آر آئی به پورا صوبه کښې لګی، چارسده، صوابی، سوات او څه نور ډسټرکټس دی، په کوهاټ کښې هم دے، دا به ټول Published شی، په دې چې مونږ ئے پبلک پرائیوټ پارټنر شپ Through کوؤ، مردان ایم ټی آئی به زه ایم پی اے صاحبه ته ریکویسټ اوکړم چې ماته Specific complaint راکړئ، زه به د بورډ چیئرمین ته ورکړم چې هغوی پرې ان شاءاللہ کار اوکړی۔

جناب قائمقام سپیکر: هغوی د ایکسرې په باره کښې څه وئیلی دی، د ایکسرې مشین باره کښې خبره اوکړه۔

وزیر صحت: ماته دې In writing راکړی چې زه ئے د بورډ چیئرمین ته ورکړم، اوګورئ دا ټوله اتهارټی مونږه Devolve کړې ده خود بورډ به مونږه احتساب کوؤ که هغوی کار نه کوی یا که لاندې Management کار نه کوی، مونږه په مردان کښې Recently ټول Management ځکه اخوا کړے دے، په دې چې زمونږه خیال کښې د دې نه نوره هم ښه بهتری ان شاءالله راتللې شی، مردان کښې به نوره هم بهتری راځی۔

جناب قائمقام سپیکر: کوئسچن نمبر13721، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ کا ہے انہوں نے ریکویسٹ کی تھی کہ وہ لابی میں تھی اس وجہ سے اس کوئسچن کو دوبارہ لیتا ہوں۔

* 13721 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت کے ساتھ Aesthetic Medicine Clinic Centers رجسٹرڈ ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سنٹر میں Dentist سے Skin کا علاج کروایا جاتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان سنٹروں میں مشینری کو چلانا ڈاکٹر کا کام ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ سنٹرز میں کتنے کوالیفائڈ ایم بی بی ایس ڈاکٹرز ہیں؛

(ii) مذکورہ سنٹروں میں Dentists سے کس قانون کے تحت Skin کے علاج کا کام لیا جاتا ہے، نیز سنٹرز میں ڈاکٹر کے علاوہ دوسرے لوگوں سے مشینری کو چلانا غیر قانونی نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر کمیشن کے ساتھ Aesthetic Medicine Clinic آر ایم آئی میں بطور Health Care facility رجسٹرڈ ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ان سنٹرز میں مشینری کو چلانا ڈاکٹرز کا کام ہے، اس سلسلے میں عرض ہے کہ پروفیسر ڈاکٹر اظہر رشید کی زیر نگرانی میں Aesthetic Medicine Clinic چلایا جاتا ہے، MI Skin Department / Aesthetic Medicine Clinic میں ایک پروفیسر، دو اسسٹنٹ پروفیسرز، پانچ کنسلٹنٹس، پانچ ہاؤس آفیسرز اور دو لیزر کو آرڈینیٹرز کام کر رہے ہیں، مذکورہ سنٹرز میں Dentist کے ذریعے Skin کا علاج نہیں کیا جاتا، مزید یہ کہ کچھ مشینری ڈاکٹرز کے زیر نگرانی ٹیکنیشنز

سے بھی چلائی جاتی ہیں، اس سلسلے میں اگر کوئی شکایت ہوئی تو ہیلتھ کیئر کمیشن قانون کے تحت ضروری کارروائی کرے گا۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، ډیره مننه سپیکر صاحب۔ په دې سوال کښې چې د هیلتھ ډیپارټمنټ نه کوم تپوس ما کړے وو او دا د Aesthetic Machine چې کوم میډیکل Sorry, Aesthetic Medicine Clinic Centers دی، منسټر صاحب دې دا اووائی چې په صوبه کښې دا څومره رجسټرډ دی؟ بله خبره دا ده چې دوئ کومه د هیلتھ کیئر کمیشن خبره کړې ده نو آیا چې دا د هیلتھ کیئر کمیشن ډومین کښې راځی او هغوی سره رجسټرډ دی، نو بیا چې کله مونږ هیلتھ کیئر کمیشن ته خبره کوؤ، دا تاسو اوګورئ چې دا زمونږه په دې صوبه کښې په بیوټی پارلرز کښې څه څه روان دی او د هغوی د پاره چې بیا مونږ تپوس کوؤ نو د هغوی د پاره څه قانون څه پالیسی ده؟ ځکه چې نه خو دوئ هلته وزټ کوی، نه په هغې باندې څه چیک شته، نو منسټر صاحب دې دا هم Clear کړی چې د هغې د پاره څه قانون دے؟ جناب سپیکر صاحب، تاسو اوګورئ چې په دې صوبه کښې څومره هم پارلرز دی، په هغې کښې دوئ چې کوم دا ظاهره خبره ده، دا Aesthetic Medical Centers proper procedure follow کوی او په دیکښې تاسو اوګورئ چې دا صرف د بیوټیفکیشن والا هغه په دیکښې، دا کوم چې دوئ Boutiques او مختلف انجکشنو په ذریعه ولې چې د دې Side effects دومره زیات وی چې ظاهره خبره ده چې یو ډاکټر نه وی، یو Dermatologist نه وی نو دا چې کوم خلق ناست دی، یو خو هغه ټیکنیشنز دی، بل دا ده چې په پارلر کښې خو ټیکنیشن هم نه وی، دغه فیمیل چې ناستې دی او هغوی په کومو طریقو سره چې په لکھونو روپئ اخلی، تاسو ته زه اووایم چې د ټولو نه زیات چې څومره هغه کیږی، هغه په دغه پارلرز کښې کیږی او هغوی ځکه ډیر کھولاؤ لاس دغه کړے دے، په هغوی هیڅ قسمه قدغن نشته دے، هلته وزټ نه کیږی او که د وزټ د پاره څوک ځی نو هغه اسانه خبره ده چې فیمیل وی، دا ډیره سیریس خبره ده، دا ډیره سنجیده خبره ده، پکار دا ده چې منسټر صاحب په دغه کښې چې د دې څومره هغه راځی نو دا Boutiques چې کوم کیږی، د Skin چې څومره هغه کیږی، د دې بیا Side effect دومره زیات دے چې هغه Skinچې دے هغه بیخی

تباه کړی، دا Hair transplant او دا قیصی تاسو گوری نو د دې Check and balance د پاره تر اوسه پورې خو ما په دې صوبه کښې اونه کتل چې چرته څه ډیپارټمنټ لاړو او هغوی Relevant څه تپوس اوکړو نو منسټر صاحب دې په دې باندې خبره اوکړی۔

جناب قائمقام سپیکر: سمیرا شمس صاحبہ سپلیمنٹری کرنا چاہ رہی ہیں، ان کا مائیک آن کریں۔

محترمہ سمیرا شمس: جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ چونکہ اس فیلڈ سے میرا تھوڑا تعلق ہے، اس میں میں نے پوسٹ گریجویشن حاصل کی ہے، اس وجہ سے کچھ Clarity ہے۔ شگفتہ صاحب نے اس بات کے حوالے سے بہت سارے کوئسچنز کر بھی لئے ہیں، I am sure کہ منسٹر صاحب کے نوٹس میں بھی یہ چیزیں ہوں گی کہ بہت ساری ایسی Malpractices ہو رہی ہیں جو کہ ڈاکٹرز کے زیر نگرانی نہیں، Dentist کے زیر نگرانی بھی نہیں، بلکہ جو میڈیکل پروفیشن سے بھی Related نہیں ہیں، نرس بھی نہیں ہے لیکن ایڈوکیٹس اس طرح کے کلینکس چلا رہے ہیں۔ اس حوالے سے اگر میں کہوں تو یہ مشین کی اپنی فزکس ہوتی ہے، Different machines اس میں Use ہوتی ہیں اور جو Skin کی اپنی Anatomy ہوتی ہے وہ جو لوگ چلا رہے ہیں، Malpractice ہو رہی ہے۔ ان کو پتہ بھی نہیں ہوتا، اس میں Blindness ہوتی ہے، میڈیم جو Filler boutiques کا کہہ رہی تھیں، Skin anatomy کے حوالے سے جو بہت ساری چیزیں ہیں، کوئسچن کے Regard میرا یہی ہو گا کہ ان کی جتنی بھی Complications ہیں وہ West اور باقی ممالک میں باقاعدگی سے رپورٹ ہوتی ہیں، رجسٹرڈ ہوتی ہیں کہ اگر کسی کو Blindness cause ہو گئی ہے یا Skin burn ہو گئی ہے یا Long term میں اگر کسی کو Misuse کی وجہ سے کسی کو کینسر بھی ہو سکتا ہے تو وہ چیزیں کیا ہمارے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے پاس اتنی سہولیات ہیں یا وہ ہیلتھ کیئر کمیشن یہ چیزیں رجسٹرڈ کرتا ہے؟ اس میں کوئی Complications ہوتی ہیں، وہ ان کے پاس رجسٹرڈ ہوتی ہیں کہ نہیں ہوتیں؟ تھینک یو۔

Mr. Acting speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): جناب سپیکر، اس کا تعلق Essential Health Services سے تو نہیں کہا جا سکتا، ان کے Oversight اور جو ان کے خدشات ہیں وہ بالکل صحیح ہیں، ایسے ہی ہوں گے۔ ان کا تعلق ہیلتھ کیئر کمیشن کی ریگولیشن سے ہے، ہیلتھ کیئر کمیشن کے بارے میں میں بتاتا ہوں، ان کی Meeting arrange کراتا ہوں اور ہیلتھ کیئر کمیشن کے بورڈ میں ان کے خدشات پہنچے، بلکہ

Generallyہیلتھ میں یہ ایک ایشو ہے کہ جو پہلے بھی ہیلتھ میں کسی نے ٹائم گزارا ہے تو پھر دیکھ سکے گا، بڑاComplex echo systemہے، ایک ہسپتال چلانا بہت بڑا چیلنج ہوتا ہے، اس کیلئے Authority devolveکرنا مختلف ادارے، پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ، ہیلتھ فاؤنڈیشن بنانا، جناب سپیکر، پبلک اور پرائیویٹ ہاسپیٹلز دونوں کے لئے ریگولیشنز تیار کرنا ہیلتھ کیئر کمیشن کا کام ہے۔ ہیلتھ کیئر کمیشن کا ہمیں اصل میں جو چیلنج تھا وہ اچھا بورڈ بنانا، پہلے بورڈ تھا، وہ صحیح کام نہیں کر رہا تھا، ایک بار کچھ ممبرز چینج کرنے کی کوشش کی، ابھی ایک فریش بورڈ بنا ہے، یہ سارا کام ابھی جو وہ پرائیویٹ سیکٹر کو، پبلک سیکٹر کو کیسے وہ Standard regulateکریں گے؟ وہ ان کے پاس ہے، سٹینڈرڈ جو وہApproveکر چکے، ریگولیشن پر زیادہ کرنے پر انہوں نے کام کرنا ہے، اس میں ایک چیلنج ہے، جب ہاتھ آپ زیادہ سخت Field forceکرتے ہیں کسی بھیRegulatory authority میں، آپPEMRAوغیرہ میں دیکھ سکتے ہیں، جو بھی اپوزیشن میں ہوتا ہے، حالانکہPEMRAکا کامRegulateکرنا ہے لیکن اکثر وہ جا کر حکومت ان کو کہتی ہے، ان کےAgainstوہ پھرStepsلیتی ہے،Regulatoryکو اس طریقے سے چلانا کہ وہ الٹا ایکRent seeking machineنہ بن جائے، جو تھانیدار ہے وہ انصاف دینے کے بجائے وہ اپنی دادا گیری شروع نہ کر دے، اس لئے اگر تھوڑا سا ہیلتھ کیئر کمیشن پر ہاتھ ہولا رکھیں کہ وہ آرام سے اپنی Capacity buildکرے، وہ اسلئے کہ ایسا نہ ہو کہ الٹا نیچے سے یہComplaintsآنی شروع ہو جائیں کہ رشوت لے رہے ہیں وغیرہ، ان کوFeedbackدینا بڑا ضروری ہے تاکہ ان کو بھی ان کا ایکشن پلان کا پتہ چل جائے کہ انہوں نے کس سپیڈ سے اس پر کام کرنا ہے، یہ بھی ضروری ہے، میں ہیلتھ کیئر کمیشن میں زیادہInterferenceنہیں کرتا کیونکہ یہ بڑا ضروری ہے کہ وہ ڈیپارٹمنٹ سےIndependentہو، کیونکہ اس میں صرف پرائیویٹ سیکٹر نہیں بلکہ پبلک سیکٹر ہاسپٹلز کو بھی دینا پڑتا ہے، Next week meeting setکر کے ہیلتھ کیئر کمیشن کے بورڈ کے ساتھ یہIssue take upکر لیں گے۔

جناب قائمقام سپیکر: تھینک یو۔ جی میڈم۔

محترمہ شگفتہ ملک: د منسٹر صاحب چې کومه خپله خبره وه، هغوی اوکړه، د هیلتھ کیئر کمیشن سره چې زمونږ کوم تحفظات دی، دا Kindly سنجیده اغستل پکار دی، دا دومره Light اغستل نه دی پکار، د هیلتھ کیئر کمیشن چې څه کار دے جی، زه سټینډنګ کمیټۍ کښې Mover یم، هغوی مونږ راغوبنتلی هم دی، هغوی چې کوم د اختیار خبره کوی، د هغوی چې کومه خبره ده، بالکل سیریس نه

ده جی، د هیلتھ کیئر کمیشن صرف د خپل کمیشن، د خپل Salaries او د خپل آفسز تر حده پورې غم دے۔ زه منسټر صاحب ته ریکویسټ کوم چې که دا سوال تاسو کمیټئی ته ریفر کړئ نو په دیکښې به مونږ هیلتھ کیئر کمیشن رااوغواړو، زمونږ چې څه تحفظات دی او دا د Improvement د پاره دی، دا به ستاسو د پاره فائده کوی ځکه چې په دوئ باندې په روزانه بنیاد باندې دومره زیات Complaints راځی ځکه چې ډیر زیات کھولاؤ هغوی لګیا دی، هیڅ قسمه پابندی څه هیڅ قسمه پالیسی او قانون نشته دے، د ورځې په لکھونو روپئ دا خلق اخلی او هغوی باندې د حکومت هیڅ قسمه څه قدغن نشته، نو Kindly دا ریفر کړئ، دیکښې به ستاسو فائده وی، دا کوم ډسکشن فیمیل اوکړو نو په دیکښې به څه بهتری څه Improvement به راشی مننه۔

جناب قائمقام سپیکر: جی تیمور صاحب۔

وزیر صحت: مونږ ته اعتراض نشته، دا یو Positive suggestion دے، هیلتھ کیئر کمیشن یو ریګولیټری ده، د هغې د Independence خیال ساتل ضروری دی او بالکل ریفر ئے کړئ، د دې نه بنه Feedback راتللے شی۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے، میں اس کو کمیٹی میں ریفر کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that Question No. 13721, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Acting speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the Committee concerned. Question No. 13828, Nighat Yasmeen.

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

13926 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ناوگئی میں کھیل کے میدان کی چار دیواری گرنے کا کتنا عرصہ ہوا ہے؛

(ب) مذکورہ کھیل کے میدان کی چار دیواری کی دوبارہ تعمیر کب تک ہوگی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) ناوگئی میں محکمہ کھیل و سیاحت کا کوئی کھیل کا میدان نہیں ہے، ناوگئی میں مذکورہ کھیل کا میدان محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کی ملکیت ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، متعلقہ محکمہ ہی اس کا بہتر جواب دے سکے گا۔

13940 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے باصلاحیت کھلاڑیوں کو ماہانہ بنیادوں پر اعزازیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس مقصد کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے، کن کن کھیلوں کے کھلاڑیوں کو کس تناسب سے اعزازیہ دینا حکومت کے زیر غور ہے، نیز کھلاڑیوں کے انتخاب کے لئے کیا طریقہ کار اپنایا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ حکومت نے باصلاحیت کھلاڑیوں کو ماہانہ وظیفہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ب) صوبائی حکومت کی طرف سے اے ڈی پی سکیم 2042/200142 کے تحت خیبر پختونخوا میں کھیلوں کے Talent کی شناخت اور Grooming Program کے مطابق Under sixteen اور Under twenty one games کے Medals جیتنے والوں کے لئے ماہانہ وظیفہ کے طور پر 122.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، Under sixteen اور Under twenty one games کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال 2020-21ء اور 2021-22ء

انڈر 16 جونیئر چیمپئن شپ گیمز 2020ء کے لئے

1	میڈل جیتنے والے کھلاڑیوں کو ایک سال کیلئے ماہانہ وظیفہ	111.00 ملین
2	گولڈ کے 58 کھلاڑیوں کے لئے	10000/. روپے
3	چاندی کے 35 کھلاڑیوں کے لئے	8000/. روپے
4	کانسی کے 14 کھلاڑیوں کے لئے	5000/- روپے

مالی سال 2020-21 اور 2021-22

انڈر 21 گیمز سال 2020ء کے لئے

1	میڈل جیتنے والوں کے لئے ایک سال کیلئے	111.00 ملین ماہانہ وظیفہ
2	گولڈ کے 449 کھلاڑیوں کے لئے	10000/- ہزار روپے

3	چاندی کے 449 کھلاڑیوں کے لئے	-/8000ہزار روپے
4	کانسی کے 227 کھلاڑیوں کے لئے	-/5000ہزار روپے

ماہانہ وظیفہ کے لئے کھلاڑی کے انتخاب کا معیار درج ذیل ہے:

(1) اگر وہ خیبر پختونخوا کا مستقل ڈومیسائل ہولڈر ہو۔

(2) کوئی بھی کھلاڑی جو خیبر پختونخوا سے تعلق رکھتا ہو لیکن اس نے نمائندگی کی ہو / یا کسی دوسرے محکمے یا کسی دوسرے صوبائی ٹیم کے ساتھ معاہدہ کیا ہو، وہ ماہانہ وظیفہ کے حقدار نہیں ہونگے۔

(3) Under twenty one خیبر پختونخوا گیمز کے فاتح اس سکیم سے بارہ ماہ کے لئے مستفید ہونگے۔

(4) محکمہ کھیل کے اکاؤنٹ برانچ سے Cross cheque کے ذریعے فنڈز ان کے اکاؤنٹ میں براہ راست منتقل کئے جاتے ہیں۔

(5) Under sixteen کے کھلاڑیوں کا وظیفہ فروری سال 2022ء میں مکمل ہو چکا۔

(6) محکمہ کھیل کی جانب سے اس سکیم کو مرحلہ وائز کیا گیا ہے جس میں پہلا مرحلہ Under twenty one کے 580 کھلاڑیوں کا گیارہ ماہ کا وظیفہ فروری 2022ء تک دیا جا چکا ہے جبکہ بقیہ ایک ماہ مارچ 2022ء کے آخر میں دیا جائے گا اور دوسرے مرحلے کے لئے دیگر 545 کھلاڑیوں کی رجسٹریشن کا عمل جاری ہے۔

14304 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد کے مختلف سرکاری ہسپتالوں، بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ایوب میڈیکل کمپلیکس میں مختلف کیڈرز کی تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ایبٹ آباد کے تمام ہسپتالوں، بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ایوب میڈیکل کمپلیکس میں جو تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں، ان میں بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، پوسٹنگ آرڈر اور اخباری اشتہارات کی نقول سمیت مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضلع ایبٹ آباد کے مختلف ہسپتالوں ڈی ایچ کیو، بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ایوب مڈیکل کمپلیکس میں جو بھرتیاں کی گئی ہیں، اس کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

14038 _ Ms. Samar Haroon Bilour: Will the Minister for Home state that:

(a) What is the status of District Public Safety Commission and Provincial Public Safety Commission after the abolishing of District Governments, under the Police Act, 2017?
(b) How and when the Provincial Government will amend the Police Act after changing or abolishing District Assemblies, kindly reply in details?
<u>Mr. Mehmood Khan (Chief Minister)</u>: (a) Public Safety Commissions are functional in twelve districts of Khyber Pakhtunkhwa and after expiry of tenure of the District Councils, the independent members have constituted Commissions in these twelve districts, as provided in section 57, sub-section (9) of the Khyber Pakhtunkhwa, Police Act, 2017. (Detail provided to the House).

Provincial Public Safety Commission and Public Safety Commissions in remaining districts are not functional due to the following reasons.

(i) Section 57 of the Khyber Pakhtunkhwa Police Act, 2017 has been challenged in Peshawar High Court, Peshawar.

(ii) After repeal of the Khyber Pakhtunkhwa Ehtesab Commission Act and promulgation of Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Amendment) Act, 2019, various sections of Khyber Pakhtunkhwa Police, Act, 2017 require amendments.

(b) In order to make all the commissions functional, proposed amendments in Khyber Pakhtunkhwa Police, Act, 2017 have been forwarded to Provincial Government for legislation.

اراکین کی رخصت

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: Leave applications: د دې نه پس بيا زه اعلان کوم جی۔ میڈم، اس کے بعد میں آپ کو فلور دے رہا ہوں، محترمہ بصیرت خان صاحبہ، ایم پی اے 30 مئی، جناب ریاض خان، ایم پی اے 30 اور 31 مئی، جناب مصور شاہ صاحب، ایم پی اے 30 مئی، سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے 30 مئی۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

میرے خیال سے سب سوئے ہوئے ہیں۔

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب قائمقام سپیکر: معزز ممبران اسمبلی، آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کل بروز منگل بتاریخ 31 مئی 2022ء کو اسمبلی سیکرٹریٹ میں ممبران اسمبلی کی گروپ فوٹو ہوگا، لہذا آپ سب ممبران اس میں شمولیت یقینی بنائیں۔ کل تین بجے ہمارا ایک گروپ فوٹو ہوگا، تمام ممبران اس میں شرکت کریں اور خصوصاً خواتین ممبران بھی اس میں شرکت کریں۔ تین بجے تمام ممبران اپنی حاضری یقینی بنائیں، کل ہمارا گروپ فوٹو ہوگا جو ہر Tenure میں ہوتا ہے، ہمارا گروپ فوٹو نہیں ہوا تھا، کل ان شاء اللہ ہمارا گروپ فوٹو ہوگا۔ جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، آپ نے مجھے موقع دیا، یہ بل میں نے جمع کروایا تھا لیکن Private Members` Day بالکل نہیں ہوتا ہے، میرا خیال ہے کہ پورے Tenure میں ایک دفعہ ہمارا Private Members` Day ہوا تھا، آج میں نے ایک بہت Important Bill لایا ہے، مجھے اجازت دیں کہ میں اس کو پیش کروں۔ جناب سپیکر، یہ ہمارے عام عوام کے ساتھ Related ہے، اس میں بہت سے Employees suffer ہو رہے ہیں، اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنی موشن پیش کروں۔

جناب قائمقام سپیکر: بل کس ڈیپارٹمنٹ کا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی؟

جناب قائمقام سپیکر: کس ڈیپارٹمنٹ کا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ ٹرانسپورٹ کا ہے، آپ Concerned Minister سے لے لیں۔

جناب قائمقام سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): جی پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے جی، میڈم، پیش کریں۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Mr. Speaker.

جناب قائمقام سپیکر: Rule relax کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: جی ایک منٹ، آپ ان کا مائیک آن کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: منسٹر صاحب، مائیک میں تو میں بات کرتی ہوں۔

جناب قائمقام سپیکر: منسٹر صاحب، آپ۔

وزیر ٹرانسپورٹ: پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ موشن میں پیش کر رہی ہوں کہ میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد انضباط وطریقہ کار کے قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 22 ذیلی قاعدہ 1 اور دیگر متعلقہ قاعدوں کو معطل کرکے اجازت دی جائے کہ آج کے دن سرکاری کارروائی کے ساتھ نجی کارروائی بھی زیر غور لائی جائے اور The Khyber Pakhtunkhwa, Employees of the Transport Department Regularization of Services Bill, 2022 کو اضافی فہرست کارروائی میں شامل کیا جائے تاکہ آج ہی مذکورہ بل پیش کرکے پاس کیا جائے۔ تھینک یو۔

جناب قائمقام سپیکر: میں یہ موشن ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

The motion before the House is that sub rule (1) of the rule 22 and ancillary rules of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedures and Conduct of Business Rules, 1988 may be suspended under rule 240 for transaction of the Bill of the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department Regularization of Services Bill, 2022. Today the Private Member Bill on the additional agenda? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Acting Speaker: Item No .7. 'Call Attention Notice': Mr. Inayatullah, MPA, to please move his call attention notice No. 2373.

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ سال 2018ء سے تسلسل کے ساتھ مختلف کیڈرز میں این ٹی ایس کے ذریعے کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے اساتذہ مستقل کرنے کے

حوالے سے ہے، اس معزز ایوان میں متفقہ قرارداد بھی منظور ہوئی ہے اور گزشتہ سال ماہ اپریل میں اس ایشو پر میری تحریک التواء پر ایوان میں بحث بھی ہوئی تھی لیکن تا حال این ٹی ایس کے ذریعے بھرتی ہونے والے اساتذہ کرام کو مستقل کرنے کا عمل یقینی نہیں بنایا جاسکا۔ اس وقت بڑی تعداد میں اساتذہ کرام سراپا احتجاج ہیں، یہ ایک انتہائی اہم اور عوامی نوعیت کا مسئلہ ہے اور ایوان کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔ اس اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد پر عمل درآمد میں کوتاہی اپنی جگہ ، ایوان کا استحقاق مجروح ہونے کے مترادف ہے، حکومت اس اہم مسئلے کا فوری نوٹس لے اور وزیر تعلیم اس حوالے سے اصل حقائق سے ایوان کو آگاہ کریں اور فوری طور پر این ٹی ایس کے ذریعے بھرتی ہونے والے اساتذہ کرام کو مستقل کرنے کے لئے اقدامات اٹھائیں تاکہ اساتذہ کو اپنی ملازمت سے متعلق درپیش عدم تحفظ کے احساس کا سد باب ممکن ہو سکے۔

جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ہاؤس کے پریویلج کو Breach کیا جارہا ہے، ہم اس ہاؤس کے اندر تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں، میرا خیال ہے اس پر بھی بنتا ہے لیکن اس سے زیادہ اس بات پر بنتا ہے کہ اس اسمبلی کے اندر کوئی گورنمنٹ منسٹر Commitment کریں اور اس Commitment کو پورا نہ کریں تو اس پوری گورنمنٹ کے خلاف اور اس ڈیپارٹمنٹ کے خلاف Breach of privilege بنتا ہے۔ ہم ہمیشہ ان ایشوز کو Ignore کرتے ہیں، میں اپنے ممبران کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آپ ان ایشوز کو لے لیں کہ جو منسٹر یہاں ہمیں Floor of the House پر ایشورنس دلاتے ہیں، اس کے بعد اس پر عمل نہیں کرتے ہیں، آپ کی اسمبلی کے رولز آف بزنس کے تحت یہاں سے جو Unanimous resolution جاتی ہے تو وہ Unanimous resolution binding ہوتی ہے گورنمنٹ پر کہ اس کو Implement کرے۔ اس اسمبلی نے این ٹی ایس ٹیچرز کی ریگولرائزیشن کے لئے Unanimous resolution پاس کی تھی، شاید وہ ہمارے Colleague میاں نثار گل صاحب اور ان کے دوسرے Colleagues نے پیش کی تھی، اس لئے اس اسمبلی کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ایجوکیشن منسٹر Accountable ہیں، ڈیپارٹمنٹ اس ہاؤس کے سامنے جوابدہ ہے، میں نے اس بنیاد پر یعنی **علیٰ وجہ البصیرت** اس مرتبہ کال اٹینشن نوٹس پیش کیا ہے تاکہ اگر اس ڈیپارٹمنٹ کو وہ قرارداد یاد نہ ہو، اس اسمبلی کی وہ ڈیبیٹ یاد نہ ہو تو Minister concerned اور ڈیپارٹمنٹ کو اپنی وہ قرارداد یاد دلاؤں لیکن میں Floor of the House پر کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے این ٹی ایس ٹیچرز کو ریگولرائز نہیں کیا تو

میں یہاں پورے ڈیپارٹمنٹ کے خلاف اور اس منسٹر کے خلاف پریولج موشن لاؤں گا، ہمیں ایشورنس دلائی جائے۔

Mr. Acting Speaker: Concerned Minister, to respond. Dr. Amjid Sahib.

ڈاکٹر امجد صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جس طرح عنایت صاحب نے بات کی، یہ جو این ٹی ایس پر 2018ء سے لیکر ابھی تک جتنے بھی اساتذہ جن کی Appointment ہو چکی ہے، بالکل عنایت صاحب بجا فرما رہے ہیں کہ وہ یہاں پر ایک ریزیلوشن لے کر آئے تھے اور Unanimous پاس ہو چکی تھی، ڈیپارٹمنٹ نے بھی اس پر کچھ کام کیا ہوا ہے۔ ابھی ڈیپارٹمنٹ نے مجھے جو جواب دیا ہے، اس میں یہ ہے کہ باقاعدہ طور پر لاء ڈیپارٹمنٹ کو سمری بھیجی گئی تھی، اس پر ڈیپارٹمنٹ نے باقاعدہ سمری لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی تھی، وہاں سے جو جواب ملا ہے، اس میں کہا ہے کہ Vetting کیلئے بھیجی گئی ہے، ابھی جواب نہیں ملا ہے لیکن ابھی ڈیپارٹمنٹ نے مجھے بتایا کہ وہاں سے وہ سمری Vet ہو چکی ہے اور ابھی انہوں نے ڈیپارٹمنٹ کو واپس بھیجی، ڈیپارٹمنٹ ابھی اس کو کیبنٹ بھیجے گا، کیبنٹ سے Approval کے بعد اسمبلی میں آئے گی، کیبنٹ میں بھی سی ایم صاحب نے اس کے بارے میں اور ہمارے جتنے بھی منسٹر صاحبان ہیں، انہوں نے بھی بار بار کہا ہے کہ اس سمری کو جلدی یہاں پر لے آئیں تاکہ ہم یہاں سے اس کی منظوری دے کر اسمبلی میں بھیج دیں، ان شاء اللہ بہت جلد یہ اسمبلی میں آ جائیگی۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے جی، دیکھیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، اس میں Already ڈیڑھ سال گزر چکا ہے، سچی بات یہ ہے کہ اسمبلی کی ریزیلوشن پر اگر اتنی تاخیر سے عمل ہو تو پھر اس اسمبلی کی ریزیلوشن کا کوئی فائدہ نہیں ہے، ہم فیڈرل گورنمنٹ سے گلہ کرتے۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: دیکھیں جی، انہوں نے۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، میں عرض کروں، میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت منسٹر صاحب کو ایشورنس دینا چاہیئے کہ ہم ایک Specific time line کے اندر یہ کام کریں گے، ایک ٹائم لائن دے دی جائے کہ اس ٹائم لائن کے اندر یہ بل ہم اسمبلی میں لائیں گے۔

جناب قائمقام سپیکر: فیمیل ایم پی ایز اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

جناب قائمقام سپیکر: جی ڈاکٹر امجد علی صاحب۔

وزیر ہاؤسنگ: جناب سپیکر صاحب، ان شاء اللہ جو Next Cabinet meeting آ رہی ہے، ہم کوشش کریں گے کہ ہم وہاں کیبنٹ سے اس کو منظور کر کے بل اسمبلی میں ٹیبل ہو جائے گا۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو جی۔

Mr. Acting Speaker: Call attention notice No. 2377, Malik Badshah Saleh, MPA, to please move his call attention notice No. 2377.

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں وزیر برائے محکمہ سیاحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حکومت نے کمراٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے نام سے دیر اپر میں اتھارٹی بنائی ہے جس کے مطابق اس حلقے کے موجودہ ایم پی اے اس کا ممبر ہوتا ہے، جس کی منظوری اس معزز ایوان نے دی ہے۔ جب اتھارٹی قائم کی گئی تو ایک میٹنگ کے بعد اس سے ایم پی اے کا نام نکال کر ایم این اے کا نام ڈالا گیا جو کہ اس حلقہ کے ساتھ سراسر ناانصافی اور ناقابل قبول ہے۔ کمراٹ کے متعلقہ ایم پی اے کی غیر موجودگی میں جو بھی فیصلے کئے گئے ہیں، وہاں کے عوام ان کو کسی بھی صورت ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں گے، حکومت وقت مذکورہ فیصلہ پر نظر ثانی کرے اور جو بل حکومت نے خود اس اسمبلی سے منظور کرایا ہے، اس پر مکمل عمل درآمد کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، یہ کامران بنگش صاحب کے نوٹس میں بھی لایا گیا تھا۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: کامران بنگش صاحب اور ارباب جہانداد صاحب، باتیں نہ کریں۔

ملک بادشاہ صالح: یہ بل کامران بنگش صاحب نے پیش کیا تھا، میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ جو بل ہو، ایکٹ ہو، جو کچھ بھی لانا ہو تو پہلے اچھی طرح سوچ لیا کریں، بعد میں آپ میں اتنی برداشت بھی نہیں ہے اور آپ نے جن لوگوں کو کمیٹی میں شامل کیا ہے، ان کا ٹارگٹ صرف وہاں کے لوگوں کی زمین حاصل کرنا ہے، ہم کسی صورت میں ان لوگوں کو دینے کیلئے تیار نہیں ہیں، نہ ہم دیں گے اور نہ ہم اس کے کسی بھی فیصلے کو ماننے کیلئے تیار ہیں۔   (تالیاں)   میں درخواست کرتا ہوں کہ جو بل آپ نے اس اسمبلی سے پاس کروایا ہے، اس اسمبلی نے اس کی منظوری دی ہے تو پھر اس پر عمل درآمد کیا جائے اور ایک اور بات بھی آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ دیر سوات، دیر کوہستان اور سوات کوہستان کے لوگ ایک ہیں، اب کالام میں ایک سٹیڈیم بنایا جا رہا ہے، وہاں کے عوام سے حکومت مختلف ارزاں نرخوں پر

زمین حاصل کرنا چاہتی ہے جو وہاں کے عوام اس کو دینے کیلئے تیار نہیں، میں حکومت وقت سے درخواست کرتا ہوں کہ کالام کی جو زمین آپ نے لینی ہے وہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق وہاں کے لوگوں کو پیسے دیئے جائیں، مہربانی ہوگی۔

Mr. Acting Speaker: Concern Minister, to respond.

کونRespondکرے گا؟

ایک رکن: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: میڈم، آپ بیٹھ جائیں، یہ کال اٹنشن نوٹس ہے، نہیں نہیں، میڈم آپ بیٹھ جائیں، کال اٹنشن نوٹس ہے، اس پر کونRespondکرے گا؟ کوئی نہیں ہے تو میں کمیٹی کو ریفر کر دیتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the call attention notice No. 2377, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice No. 2377 is referred to the concerned Committee.

میں سب کو موقع دے رہا ہوں، ایجنڈے پر آجائیں، ایک منٹ۔

تحریک استحقاق

Mr. Acting Speaker: Item No. 5. Mr. Salahuddin, MPA, to please move his privilege motion No. 181, in the House.

جناب صلاح الدین: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ مورخہ 25 اپریل 2022ء بوقت ایک بجے میں نے ڈاکٹر حمیرا عطا، پروگرام منیجر پرائمری ہیلتھ کیئر ملیریا پراجیکٹ کوہاٹ سے ایک ضروری کام کے سلسلے میں صوبائی اسمبلی سے ٹیلیفونک رابطہ کیا، ڈاکٹر صاحبہ نے تو پہلے پوچھ گچھ شروع کی کہ آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا اور آپ نے مجھے فون کیوں کیا اور کیسے ملایا؟ بعد میں صوبائی اسمبلی کو پہچاننے سے انکار کیا اور یہ کہتے ہوئے فون بند کر دیا کہ وہ کسی ایشو میں آنا نہیں چاہتی، In fact, just to put it right, she said, she will not tolerate any political pressure or political interference but that was just a mere resumption, how could someone because before even talking, before even speaking to they said political interference, so how come that could be political interference and when we call someone that is for a very important

reason for the best of public interest and the best of public interest is ignored plus she just said

میرے تعارف کے باوجود مذکورہ ڈاکٹر کے غیر ذمہ دارانہ رویئے اور گفتگو کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اسمبلی کی پہچان کی خاطر مذکورہ ڈاکٹر صاحبہ کو اسمبلی طلب کر کے وضاحت طلب کی جائے اور میرے نوٹس کو متعلقہ کمیٹی میں بھیج دیا جائے، Because she didn't even listen to a while, she just started questioning me.

Mr. Acting Speaker: Concerned Minister, to respond. Order in the House.

خاموش، تمام ممبران کی آوازیں کافی اونچی آرہی ہیں، سرگوشیاں نہ کریں، خاموشی سے بیٹھ جائیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، اگر صلاح الدین صاحب یہ Clarify کریں کہ ان کو جواب انگریزی میں چاہیئے یا اردو میں؟ Sir, my request is, I think that۔ چلیں اردو میں بات کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، دو صورتیں ہیں، میں صلاح الدین صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اگر وہ اپنی Complaint لے آئیں جو وہ کہہ رہے ہیں، میرا خیال ہے کہ Employee کو ایک Fair chance ملنا چاہیئے لیکن اگر جو وہ کہہ رہے ہیں اور ویسے ہی ہوا ہے تو بالکل اس Employee کے Against action لیا جانا چاہیئے اور وہ ڈیپارٹمنٹ Ensure کرائے گا کیونکہ Unfortunately کبھی کبھی یہ Breach بھی ہوتا ہے، اگر ایسے نہیں ہوا یا کوئی Misunderstanding ہو، میں Encourage نہیں کرنا چاہتا، ورنہ In principle مجھے صلاح الدین صاحب کی بات سے کوئی اختلاف نہیں ہے، میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل بیٹھے ہوئے ہیں، کل میرے آفس میں وہ Project employee کو بلایا جائے، اس سے میٹنگ ہو جائے تاکہ اس سے Clarify کر دیں، اس کو انسٹرکشنز دے دیں، بالکل ہر ایک Public Representative کا یہ حق ہے کہ وہ جا کر کلیئر بات In the best Public interest کریں۔

جناب قائمقام سپیکر: جی صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: Sir! I would rather request that if that is sent to the concerned Committee, to the Privilege Committee, I would be very happy with that, please.

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion No. 181, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the Committee concerned. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her privilege motion No. 182.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، میں چاہتی ہوں کہ اس کو ڈیفر کر دیا جائے کیونکہ اس پر میں ابھی بات نہیں کرنا چاہتی، اگر اس کو غیر معینہ مدت تک کے لئے ڈیفر کر دیا جائے، جیسے آپ کہتے ہیں کہ غیر معینہ مدت تک اسمبلی برخاست کی جاتی ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: نہیں، ہم غیر معینہ مدت نہیں کہتے ہیں، ہم Date دیتے ہیں-----

(قطع کلامی)

جناب قائمقام سپیکر: چلو میں اس کو ڈیفر کر دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اس کو پھر ان شاء اللہ Next میں لے لیں۔

جناب قائمقام سپیکر: Next session تک ڈیفر کرتے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: سر، پوائنٹ آف آرڈر-----

جناب قائمقام سپیکر: ایک منٹ، میں۔

جناب احمد کنڈی: سر، ایک چھوٹا سا-----

جناب قائمقام سپیکر: کنڈی صاحب، ایک منٹ، میں تھوڑا سا ایجنڈا کمپلیٹ کر دوں، پھر آپ بات کر لیں، جتنی بات آپ کرنا چاہیں کر لیں-----

(قطع کلامی)

جناب قائمقام سپیکر: ایک منٹ کنڈی صاحب، باقی ممبرز نے بھی ٹائم مانگا ہے، پھر مسئلہ آئے گا، ایشو آئے گا، پھر ختم نہیں ہو گا، ان شاء اللہ تمام ممبران آخر تک بیٹھیں گے۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا کا مالیاتی ذمہ داری اور قرضہ جات کا انتظام مجریہ 2022 کا پیش کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No. 8. Honourable Minister for Finance, to please move to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Fiscal Responsibility and Debt Management Bill, 2022, in the House.

Mr. Taimur Saleem Khan (Finance Minister): Mr. Speaker, I would like to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Fiscal Responsibility and Debt Management Bill, 2022, in the House.

Mr. Acting Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا یونیورسل ہیلتھ کوریج مجریہ 2022 کا پیش کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No. 9. Honourable Minister for Health, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universal Health Coverage Bill, 2022, in the House.

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب، آپ مجھے صرف ایک سیکنڈ کی اجازت دیں کیونکہ یہ وہ بل ہے جس سے صحت کارڈ قانون کا حصہ بن جائے گا، میں صرف یہ Flage کرنا چاہتا تھا تاکہ سب کو پتہ ہو، میرے خیال میں یہ ایک تاریخی لمحہ ہے، شکریہ کہ آپ نے یہ کہنے کا موقع دیا۔

Mr. Speaker, I would like to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universal Health Coverage Bill, 2022, in the House.

Mr. Acting Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی مجریہ 2022 کا پیش کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No.10. Honourable Minister for Finance, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Revenue Authority Bill, 2022, in the House.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I would like to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Revenue Authority Bill, 2022, in the House.

Mr. Acting Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خدمات پر سیلز ٹیکس مجریہ 2022 کا پیش کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No. 11. Honourable Minister for Finance, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Sales Tax on Services Bill, 2022, in the House.

Minister Finance: Mr. Speaker, I would like to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Sales Tax on Services Bill, 2022, in the House.

Mr. Acting Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا طبی سہولیات کا انتظام مجریہ 2022 کا پیش کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No. 11A. Honourable Minister for Health, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Healthcare Facilities Management Bill, 2022.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I would like to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Healthcare Facilities Management Bill, 2022, in the House.

Mr. Acting Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سول سرونٹس مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Acting Speaker: Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Fazal Shakoor Khan (Minister for Law): Sir, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration Stage: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill, long title and preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) خیبر پختونخوا سول سرونٹس مجریہ 2022ء کا پاس کیا جانا

Mr. Acting Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Minister for Law: I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Acting Speaker: Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Minister for Law: I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2022 may

be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (تنسیخ) بابت خیبر پختونخوا میڈیکل ریلیف انڈوئمنٹ فنڈ مجریہ 2022ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Acting Speaker: Items No. 14 and 15: The honourable Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Relief Endowment Fund (Repeal) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Health): Mr. Speaker, I would like to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Relief Endowment Fund (Repeal) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Relief Endowment Fund (Repeal) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration Stage: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried).

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (تنسیخ) بابت خیبر پختونخوا میڈیکل ریلیف انڈوئمنٹ فنڈ مجریہ 2022ء کا پاس کیا جانا

Mr. Acting Speaker: 'Passage Stage': The Honourable Minister for Health to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Relief Endowment Fund (Repeal) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Taimur Salim Khan (Minister for Health): Mr. Speaker, I would like to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Relief Endowment Fund (Repeal) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Relief Endowment Fund (Repeal) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried).

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخواطبی تدریسی اداروں میں اصلاحات مجریہ 2022کازیر غور لایا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No. 16. The honourable Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Health): Mr. Speaker, I would like to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration Stage: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill.

Mr. Acting Speaker: Amendment in clause 3 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 3 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: I beg to move that clause 3 may be deleted.

جناب قائمقام سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب احمد کنڈی: میری اس میں گزارش یہ ہے کہ پہلے آپ لوگوں نے اس پر ایکٹ بنایا تھا کہ وہ ووٹنگ کے Through کریں گے، میرے خیال میں چیف منسٹر صاحب کے پاس اتنا ٹائم نہیں ہوتا ہے کہ اب سمری جائے گی پھر چیئر پرسن وہ کریں، وہ اتنے معاملات ہوتے ہیں، میرے خیال میں انہی کو اختیار دے کیونکہ بورڈ بھی آپ لوگوں کا بنایا ہوا ہوتا ہے جس سے وہ ووٹ لے کے آئے گا، میری اپنی تجویز ہے، اگر یہ مناسب سمجھیں تو شکریہ۔

جناب قائمقام سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، یہ پہلے ایسا ہی ہوتا تھا، یہ جو بل ہے، ہم اس ایم ٹی آئی ایکٹ میں دو تین امنڈمنٹس کر رہے ہیں کہ جو بورڈ تھا، بورڈ کا چیئر مین ووٹنگ پر الیکٹ ہوتا تھا، بعض چیزوں کا آپ کو ٹائم کے ساتھ پتہ چلتا ہے کہ وہ کیسے بہتر چلتی ہیں، میرے خیال میں جو ایم ٹی آئی بل تھا، فیڈرل گورنمنٹ نے Unfortunately repeal کیا، اگر اس میں کوئی تحفظات تھے تو اس کو وہاں پر ہی Amend کرنا چاہیئے تھا۔ جناب سپیکر، جو سب سے بڑی تنقید ایم ٹی آئی پر Continuously ہوئی وہ یہ کہ یہ گورنمنٹ سے آزاد ہو جاتے ہیں، گورنمنٹ کی سنتے نہیں ہیں، حالانکہ میرے خیال میں یہ غلط تھا، کہیں کہیں ایسے ایشوز ضرور پیش آئے کہ کوئی بورڈ چیئر مین الیکٹ ہوتا، پھر بورڈ چیئر مین کے گورنمنٹ کے ساتھ ایشوز آئے۔ جناب سپیکر، ہاسپیٹلز تو گورنمنٹ کے ہیں، جب ہاسپیٹلز گورنمنٹ کے ہیں، آپ نے دیکھا ہے، جب کے ٹی ایچ میں واقعہ ہو یا کہیں اور بھی واقعہ ہو تو یہاں پر جو سوالات ہوتے ہیں، وہ سوالات مجھ سے ہوتے ہیں، منسٹر ہیلتھ سے ہوتے ہیں، گورنمنٹ سے ہوتے ہیں، چیف منسٹر سے ہوتے ہیں، یہ میری ذاتی تجویز تھی کہ جو بورڈ کا چیئر مین ہوتا ہے، اس کا گورننس سٹرکچر کے تحت ایم ٹی آئی کے لئے سب سے Key role ہوتا ہے کہ گورنمنٹ اس بورڈ میں سے دیکھے، ہم نے یہ اختیار Already دیا ہے کہ بورڈ کو گورنمنٹ ہٹا سکے، ہم اختیار نیچے دینا چاہتے ہیں لیکن ان کو Accountable رکھیں گے، میرے خیال میں یہ مناسب ہے، ان ہی چیزوں کو ہم آہستہ آہستہ ٹھیک کر رہے ہیں جو ایم ٹی آئی بل میں خامیاں تھیں، جب ایم ٹی آئی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نیچے خصوصاً منسٹر ہیلتھ اور گورنمنٹ کے نیچے کام کریں گے تو Accountable جب ہونگے، بورڈ کے چیئر مین کا اختیار گورنمنٹ In this case through the Chief Minister ہی ہونا چاہیئے، چیف منسٹر اس لئے رکھا ہے، گورنمنٹ کو اس لئے نہیں رکھا کیونکہ

وہاں پر جب ہر فائل کا کیبنٹ میں جانا ہوتا ہے، اس میں بہت زیادہ ٹائم لگتا ہے، وہی جو Certain nomination Committee ہے جو وہ بورڈ کو بناتی ہے، وہ Identify کریگی کہ ہمیں یہ بندہ بورڈ کا ہیڈ چاہیئے، میرے خیال میں یہ مناسب تجویز ہے جو میرے ڈھائی سال کی جو Experience ہے، اس حساب سے یہ Actually اس سلیکشن کو بہتر کرے گا۔

جناب قائمقام سپیکر: آپ ریکویسٹ کریں کہ وہ Withdraw کریں۔

وزیر صحت: میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس Basis پر امنڈمنٹ Withdraw کریں۔

جناب قائمقام سپیکر: جی احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میرا جو Stress ہے، بالکل انہوں نے بجا کہا، اپنا اپنا Point of view ہوتا ہے، میرا Stress ہے کہ الیکشن کے اوپر Elected ہونا چاہیئے، ان کا Stress ہے کہ سلیکشن کے اوپر Selected ہونا چاہیئے، اب فرق صرف اتنا ہے، میں چاہتا ہوں کہ جو Elected ہو، یہ چاہتے ہیں کہ جو Selected ہو، بنیادی فرق صرف اتنا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ غلط ہے لیکن یہ Selected کی طرف جانا چاہتے ہیں، میں Elected کی طرف جانا چاہتا ہوں، میری گزارش ہے کہ چیزوں کو Decentralize کریں، چیزوں کو نیچے لے جائیں، لوگوں کو تھوڑی سی Responsibility دیں تاکہ وہ اپنے فیصلے کریں۔ ہر وقت کیوں سلیکشن کی طرف آپ کھڑے ہوئے ہیں؟ میرے خیال میں ان کو سلیکشن شاید اچھا لگتا ہے تو یہ میری تجویز ہے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: جی۔

وزیر صحت: میرے خیال سے اس کو Windup کرتے ہیں، جناب سپیکر، ہم الیکشن کو الیکشن چاہتے ہیں، ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایم ٹی آئی کا چیئرمین بھی Imported آئے، Imported chairman سے کافی مسئلے ہونگے (تالیاں) جناب سپیکر، دوسری چیز انہوں نے ٹھیک کہا کہ Devolution ہونی چاہیئے، ان کے دوست نور عالم خان نے جو بل نیشنل اسمبلی میں Present کیا جو کہ افسوس سے وہ منظور ہو گیا، جو PIMS کا ہسپتال ہے جہاں پر ایک بورڈ تھا، وہ ابھی وفاقی حکومت۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: آپ دوبارہ ریکویسٹ کریں کہ وہ Withdraw کریں یا پھر میں ہاؤس کو Put کروں گا۔

وزیر صحت: جی ہاں، اب Withdraw ہی کر دیں کیونکہ Imported chairman کو بھی نہیں چاہیئے، ووٹنگ کرادیں۔

جناب احمد کنڈی: سر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Acting Speaker: Withdrawn. Original clause 3 stands part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا طبی تدریسی اداروں میں اصلاحات مجریہ 2022ء کا پاس کیا جانا

Mr. Acting Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Health): Mr. Speaker, I would like to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون پیش کرنے کیلئے ایوان سے اجازت طلب کرنا

Mr. Acting Speaker: Additional Agenda. Item No.11B. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA and Mr. Asif Khan, MPA, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department Regularization of Services Bill, 2022, in the House under rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai and Mr. Asif Khan MsPA, move a motion for leave, under rule 77, to

introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department Regularization of Services Bill, 2022, in the House.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Members to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department Regularization of Services Bill, 2022, in the House under rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakthunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules 1988? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2022ء کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No. 11C. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai and Mr. Asif Khan MsPA, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department Regularization of Services Bill, 2022, in the House.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai and Mr. Asif Khan, MsPA, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department Regularization of Services Bill, 2022, in the House.

Mr. Acting Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2022ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No. 11D and 11E. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai and Mr. Asif Khan MsPA, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department Regularization of Services Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai and Mr. Asif Khan, MsPA, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department Regularization of Services Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department Regularization of Services Bill, 2022 may be taken into

consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. Consideration Stage: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 7 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2022ء کا پاس کیا جانا

Mr. Acting Speaker: ‘Passage Stage’: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai and Mr. Asif Khan MsPA, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department Regularization of Services Bill, 2022 may be passed.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yaseen Orakzai and Mr. Asif Khan MsPA, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department Regularization of Services Bill, 2022 may be passed.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department Regularization of Services Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

رسمی کارروائی

جناب فضل الہیٰ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرے آنریبل ممبرز نے مرکز سے گلے شکوے کئے کہ وہاں پر Merged districts کے فنڈز نہیں مل رہے ہیں لیکن یہاں پر جو مرکز سے ڈیزل کا بم گرایا گیا ہے، جو پٹرول کا بم گرایا گیا ہے، اس کو تو کسی نے یاد ہی نہیں کیا۔ دوسرا جو ہمارے آنریبل ایم این ایز نے

گیس ڈیپارٹمنٹ کو فنڈز دیئے ہیں وہ فنڈز بھی پتہ نہیں، کوئی مشین ہے یا کوئی پتہ نہیں چلتا، کبھی ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا ہے، اس نے بند کئے ہیں۔ پہ پیٹرولو او پہ ډیزلو بہ خبرې کوئ۔۔۔۔

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> آپ اپنی بات کریں۔

<u>جناب فضل الہیٰ:</u> جناب سپیکر، گیس کے لئے جو فنڈز ایم این ایز صاحبان نے دیئے ہیں، اس پر کام بند کر دیا گیا ہے، ہم نے جو واپڈا کو، جناب سپیکر صاحب، آپ کی توجہ چاہتا ہوں، بہت مشکل سے آپ ٹائم بھی دیتے ہیں اور پھر سنتے بھی نہیں، آپ کی مہربانی۔۔۔۔

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> فضل الہیٰ صاحب، آپ اپنی بات کریں، ہم سب سن رہے ہیں، ہمارے آنریبل منسٹر صاحب بھی سن رہے ہیں، جی بات کریں۔

<u>جناب فضل الہیٰ:</u> تھینک یو۔ آبادر ہیں، ایسا ہے کہ ہم نے واپڈا کو جو فنڈ دیا ہے، ہمارے جو Approved feeders ہیں وہ بند کر دیئے ہیں، اس میں روزانہ کوئی نہ کوئی مسئلہ بناتے ہیں اور جو واپڈا افسران صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پر چیف ایگزیکٹیو یا چیف آپریشن یا جو بھی بیٹھا ہے وہ ڈائریکٹ کہتا ہے کہ ہمیں اوپر سے آرڈر ہے کہ ان کے کام بند کر دیں۔ جناب سپیکر صاحب، آپ نے پہلے بھی شاید رولنگ دی تھی کہ جو گیس ڈیپارٹمنٹ اور واپڈا والے ہیں، ان کو ہم بلائیں گے، آپ کب بلائیں گے؟ ہمیں تو پتہ نہیں، شاید آپ صاحبان کے حلقے کے جو لوگ ہیں وہ تو امیر ہونگے لیکن میرے حلقے کے لوگ تو غریب ہیں، وہ مزدور کار ہیں، زمیندار ہیں، عاجز ہیں، میری طرح غریب ہیں، وہ تو ڈیزل کا بوجھ بھی برداشت نہیں کر سکتے ہیں، وہ پٹرول کا بوجھ بھی برداشت نہیں کر سکتے کیونکہ پٹرول اور ڈیزل کا جو بوجھ ہے وہ ڈائریکٹ غریب عوام پر ہے، امیر پر کچھ نہیں ہوتا ہے، جو تباہ و برباد ہوتے ہیں جو پستے ہیں وہ صرف اور صرف غریب ہیں لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر جو اپوزیشن میں ہمارے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، جب دو روپے پٹرول اور ڈیزل کا ریٹ بڑھ جاتا تھا میں تو کہتا ہوں کہ پتہ نہیں کہ یہاں پر ان کے لئے دعا کریں یا ان کے لئے کیا کریں، وہ لوگ کہاں گئے جو بار بار دو روپے پر چیختے تھے، پکارتے تھے، آج تیس روپے ڈیزل اور تیس روپے پٹرول کا ریٹ بڑھ گیا، اس پر تو کوئی بات بھی نہیں کر رہا ہے۔ دوسری بات، آپ اس پر ایک بار پھر رولنگ دیں، شاید دوسری دفعہ آپ کی رولنگ کام آجائے اور آپ یہاں پر ہمیں گیس ڈیپارٹمنٹ اور واپڈا والے ہیں جو ان کو اوپر سے ظالموں کے کہنے پر جو Imported حکومت آئی ہوئی ہے، جو امریکہ کے پٹھو ہیں، جو یہود و نصریٰ کے ایجنٹ ہیں، وہ ہم پر ظلم کر رہے ہیں اور میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ ہم برداشت

نہیں کریں گے، بالکل بھی برداشت نہیں کرینگے، میں Floor of the House کہہ رہاہوں کہ واپڈا کے خلاف ہم جلوس لیکر جائیں گے، کوئی بھی خون خرابہ ہواتو ذمہ داری کس پر ہو گی؟ وہ آپ کو پتہ ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: سیکرٹری صاحب، بدھ کے دن گیارہ بجے آپ پیسکو چیف کو یہاں اسمبلی میں طلب کریں، تمام آنریبل ممبرز سے ریکویسٹ ہے کہ جو آنا چاہتے ہیں، یکم جون بروز بدھ گیارہ بجے ان شاء اللہ چیف پیسکو صاحب یہاں پر ہونگے، تمام آنریبل ممبرز سے ریکویسٹ ہے کہ جو شرکت کرنا چاہتے ہیں وہ شرکت کر لیں۔ میں سب کو بولنے کا موقع دے رہاہوں، جی احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے، پوائنٹ آف آرڈر ہے، یہ Constitutional violation آپ اکثر گزارش کرتے رہتے ہیں-----

جناب قائمقام سپیکر: جی۔

جناب احمد کنڈی: آرٹیکل 160 کے سب کلاز (3B) جس میں Constitution کہتا ہے کہ:

"(3B) The Federal Finance Minister and Provincial Finance Ministers shall monitor the implementation of the Award biannually and lay their reports before both Houses of Majlis e Shura (Parliament) and the Provincial Assemblies.]."۔

یہ آرٹیکل وفاقی وزیر خزانہ اور صوبائی وزراء خزانہ کو پابند کرتا ہے کہ ہمارا جو این ایف سی ایوارڈ ہے، اس کی تکمیل کی نگرانی کریں گے اور شش ماہی رپورٹ کریں گے، Every six month biannually لکھا گیاہے، میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتاہوں کہ اس ہاؤس کو یہ رپورٹ نہیں ملی ہے، یہ فنانس منسٹر کی Constitutional obligation ہیں، اگر یہ Obligation fulfill نہیں کرتے تو Constitutional violation ہے، خدارا ہم کس طرح ان چیزوں کو چیک کریں گے؟ اگر یہ رپورٹ نہیں ہو گی تو ہمیں پتہ نہیں چلے گا کہ صوبے کے مالی معاملات کس سمت میں جا رہے ہیں؟ میری بڑی دست بستہ گزارش ہے کہ یہ رپورٹ ابھی تک کیوں پراونشل اسمبلی کے سامنے نہیں رکھی گئی؟ اس پر ذرا Kindly غور کریں۔

جناب قائمقام سپیکر: تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): مجھے تھوڑی سی حیرت ہو رہی ہے کیونکہ یہ رپورٹ آ گئی ہے اور کچھ دن پہلے اگر مجھے Date یاد ہے وہ جولائی سے دسمبر 2021ء کی بات ہے کہ وہ دو تین سال پہلے کی رپورٹ

وہ ڈیڑھ سال لیٹ آتی تھی، میں نے بڑی Strictly فنانس ڈیپارٹمنٹ کو کہا تھا کہ جتنی جلدی ہو سکے وہ ڈالے، مجھے یاد پڑتا ہے کہ کوئی ہفتہ دو پہلے سے Approval کے لئے وہ فائل پہنچی تھی، وہ جو کاغذی کارروائی ہوتے ہی، وہ اسمبلی پہنچ جائے گی، فیصل کنڈی صاحب بے فکر رہیں۔

جناب قائمقام سپیکر: تھینک یو۔ جناب بلاول آفریدی صاحب، میں سب کو ٹائم دے رہا ہوں لیکن شارٹ شارٹ بات کرنی ہے۔

جناب بلاول آفریدی: سر پلیز میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: شارٹ بات کریں، میں آپ کو موقع دے رہا ہوں کہ آپ شارٹ کر لیں۔

جناب بلاول آفریدی: سر، فائدہ نہیں، پھر بات ختم نہیں ہو گی، پلیز، مہربانی ہو گی۔

جناب قائمقام سپیکر: شارٹ بات کریں، اگر کافی Important بات ہے تو پھر آپ کال اٹنشن نوٹس یا ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں، آپ شارٹ بات کریں، آپ کال اٹنشن نوٹس پر بات کر سکتے ہیں۔

جناب بلاول آفریدی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ تھینک یو۔ آج کل پورے ملک میں جو سیچویشن ہے، جو Crises چل رہے ہیں، وہ آپ سب کے علم میں ہیں، سیچویشن یہ ہے کہ پچھلے ساڑھے تین چار سال سے ہم آپ سے اس Floor of the House پر گزارش کرنا چاہ رہے تھے کہ آئیں مل جل کر بیٹھیں، اس ملک کی خدمت کریں، آئیں اس صوبے کی خدمت کریں۔ جناب سپیکر، خیبر پختونخوا کے اس ٹائم جو حالات بن چکے ہیں کہ یہاں پر غریب مر رہا ہے، یہاں پر غریب رو رہا ہے، یہاں پر ہم کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کی بات کریں تو کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کا حال ٹھیک نظر نہیں آ رہا ہے، یہاں پر صوبے میں جو نظام ہے، اس نظام کو پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے نعرہ لگایا تھا کہ جب ہم حکومت میں آئیں گے، ہم اس صوبے کی خدمت کریں گے، اس صوبے میں ہم انصاف کی حکومت لیکر آئیں گے۔ چونکہ جیسے آپ سب کے علم میں ہے، یہ بڑی اعزاز کی بات ہے کہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ فیڈرل میں بھی آئی، پی ٹی آئی کی گورنمنٹ خیبر پختونخوا میں بھی آئی، پی ٹی آئی کی گورنمنٹ پنجاب میں بھی آئی، پھر اس کے بعد بلوچستان میں یہ Coalition کر کے بیٹھے ہوئے تھے، اتنی بڑی Opportunity کے بعد بھی انہوں نے اس ملک کی خدمت نہیں کی، یہ بڑی افسوس کی بات ہے۔ جناب سپیکر صاحب، دل دکھتا ہے، جب میں یہاں پر اپنے قبائلی عوام کی بات کروں، میرے قبائل کے بچوں کے لئے کوئی بھی سہولت ٹھیک نہیں ہے، نہ وہاں پر ہاسپیٹل ٹھیک ہے، نہ ہمارا ایجوکیشن سیکٹر ٹھیک ہے، نہ ہماری جو Basic needs ہیں، ہم اکیسویں سنچری

میں رہ رہے ہیں، دل دکھتا ہے۔ جب میں اپنے حلقے میں جاتا ہوں، میرے حلقے میں بجلی نہیں ہوتی، انہوں نے سالوں سال بجلی نہیں دیکھی۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: وہ تو ابھی پورے صوبے میں نہیں ہے۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، میری گزارش تو سنیں۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: پورے صوبے میں بند ہو گئی ہے۔

جناب بلاول آفریدی: سر، پلیز گزارش سنیں۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: دیکھیں، شارٹ کریں، آپ شارٹ کریں۔

جناب بلاول آفریدی: میں کوشش کروں گا، میں پارلیمانی لیڈر ہوں۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: ایک منٹ، اگر آپ اپنے حلقے کے ساتھ Sincere ہیں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، میں کوشش کروں گا۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: میری بات سنیں، اگر آپ اپنے حلقے کے ساتھ Sincere ہیں تو کال اٹنشن نوٹس یا ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں، کوسچن لے آئیں، اگر آپ اس طرح بات کریں گے تو گورنمنٹ Responsible نہیں ہے کہ آپ کو Respond کرے، دو منٹ میں کریں، دو منٹ میں بات کریں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، پلیز۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: دو منٹ میں بات کریں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پر بات کر رہا ہوں کہ میرے حلقے کے یا قبائل کے عوام کے لئے Basic needs کے بارے میں ہمیں ایک Mechanism بنانا چاہیئے تھا، وہ یہ کہ ہماری جو Basic needs ہیں جس میں ہمارا بجلی کا مسئلہ ہے، جس میں ہمارا صحت کا مسئلہ ہے، جس میں میری آنے والی نسل کی تعلیم کا مسئلہ ہے، اگر آپ میرے حلقے میں جائیں تو یقین جانیں آپ اس کرسی کو چھوڑ جائیں گے، میں بڑی مجبوری کی وجہ سے یہاں کرسی پر بیٹھا ہوں ورنہ کب تک میں استعفیٰ دے چکا ہوتا۔ جو حالات میں دیکھ رہا ہوں، یہ مجھے کوئی شوق نہیں ہے کہ میں کسی کی حکومت پر تنقید کروں، نہ یہ میری کوئی خواہش ہے، نہ مجھے Popularity چاہیئے، میں جو کہہ رہا ہوں میں صرف اپنی آنے والی نسل کے بارے میں کہہ رہا ہوں، میں نے یہ وعدہ کیا تھا، جب میں وہاں سے الیکشن جیت کر آیا، میں نے یہ

وعدہ کیا تھا کہ میں آپ کی آواز اٹھاؤں گا، میں اپنی نسل کے لئے ایک اچھے مستقبل کے لئے فیصلے کروں گا لیکن بڑے افسوس سے مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اتنی بڑی Opportunity کے بعد بھی یہ گورنمنٹ Deliver نہیں کر سکی۔ حکومت سے قبائلی عوام کے جو توقعات تھے۔۔۔۔۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: جناب، Windup کریں۔

<u>جناب بلاول آفریدی</u>: جناب سپیکر صاحب، زیادتی کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: ایک منٹ میں کریں۔

<u>جناب بلاول آفریدی</u>: جناب سپیکر صاحب، میں بڑی اہم چیزوں پر آرہا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: اگر اہم چیزیں ہیں تو آپ اس کو کال اٹنشن نوٹس پر لے آئیں، کوئسچن لے آئیں، ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں، اس وقت آپ۔

<u>جناب بلاول آفریدی</u>: جناب سپیکر صاحب، میری آپ سے گزارش ہے، میں تنقید نہیں کرنا چاہتا ہوں، آپ میری بات سن لیں۔۔۔۔۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: اس وقت آپ Point scoring کر رہے ہیں، آپ Point scoring نہ کریں۔ پختون یار صاحب، آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں کہ نہیں؟ جی پختون یار صاحب۔

<u>جناب پختون یار خان</u>: جناب سپیکر صاحب، آپ کا موقع دینے کا شکریہ۔۔۔۔۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: تمام ممبرز دو دو منٹ بات کریں، دو منٹ میں بات کریں، جی پختون یار صاحب۔

<u>جناب پختون یار خان</u>: جناب سپیکر صاحب، واپڈا کے اہم مسئلے پر موقع دینے پر میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: بات کریں جی۔

<u>جناب پختون یار خان</u>: جناب سپیکر صاحب، شاید آپ کے علم میں ہو گا کہ پیسکو واپڈا کو ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی کے کہنے کے باوجود ایک نااہل اور شکست خوردہ شخص کے کہنے پر محکمہ پیسکو نے میرے علاقے کے ترقیاتی کاموں جس میں ٹرانسفارمر، کھمبوں اور پول وغیرہ کے لئے ہم نے صوبائی حکومت سے کچھ پیسے پیسکو واپڈا کو دیئے تھے، ان پر پابندی لگوائی ہے، میں آج Floor of the House آپ کی وساطت سے، اس پورے ایوان کی وساطت سے، اس شکست خوردہ شخص کو بھی کہنا چاہتا ہوں، ساتھ میں محکمہ پیسکو کے اہلکاروں کو بھی کہنا چاہتا ہوں کہ فی الفور آپ ان چیزوں سے پابندی اٹھالیں۔ جناب سپیکر صاحب،

محکمہ پیسکو نے کسی کو ٹرانسفارمر دیا ہوا ہے، کسی کو کھمبا دیا ہوا ہے، کسی کو تار دیا ہوا ہے، بیچ میں ہماری ساری سکیمیں لٹک گئی ہیں، آپ کی وساطت سے میں محکمہ پیسکو کو کہنا چاہتا ہوں کہ فی الفور آپ اس شکست خوردہ اور نااہل شخص کے کہنے پر جو وفاق میں ایک مشیر کے عہدے پر بیٹھا ہوا ہے، یہ پابندی فی الفور ہٹا دیں، بصورت دیگر میں صوبائی حکومت کو بھی کہنا چاہتا ہوں کہ کل نہ میں کسی اور چیز کو دیکھوں گا اور نہ کل میں پھر Law and Order کو دیکھوں گا کیونکہ یہ میرے صوبے کا پیسہ ہے، میں نے اس صوبے کا پیسہ اپنے عوام پر لگوانا ہے، اگر یہ پابندی نہیں اٹھائی گئی تو پھر ہم احتجاج کی سطح سے آگے بھی بڑھیں گے، میں Floor of the House یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ عنقریب اگر دو تین، چار دنوں میں اس چیز کا فیصلہ نہ ہوا تو ان شاء اللہ میں سب سے پہلے بنوں پیسکو واپڈا آفس اور پھر کنسٹرکشن آفس کو تالے لگوا دوں گا، اس کے بعد پھر سٹور میں جو بھی سامان پڑا ہو گا، ان شاء اللہ اپنے حلقے کے عوام کو لے کر دوں گا لیکن میں پھر بھی آپ کی وساطت سے پیسکو چیف کو کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے یہ پیسہ امیر مقام وغیرہ کی کرسی کے لئے نہیں دیا ہوا، میں نے یہ پیسہ صرف محکمہ پیسکو اور واپڈا کو دیا ہوا ہے، میں نے یہ پیسہ پرانے پاکستان کو نہیں نئے پاکستان کے واپڈا کو دیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔

<u>جناب پختون یار خان</u>: چونکہ پرانے پاکستان میں جو تماشا بنا ہوا تھا، آج انہی لوگوں نے دوبارہ وہ تماشا یہاں پر بھی بنوا دیا ہے کہ کسی بھی سکیم پر پابندی لگوا دیں۔ ایک اور بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے، میرے علاقے کے لئے فیڈروں کی منظوری ہوئی تھی، ان میں بھی سامان وغیرہ پر روڑے اٹکائے جا رہے ہیں اور یہ کہا جا رہا ہے کہ سامان نہیں ہے، بے تحاشا میٹریل پڑا ہوا ہے، سامان پڑا ہوا ہے، میں برملا کہتا ہوں کہ مجھے میرے سٹاف نے بنوں میں کنسٹرکشن کے جو ایکسیئن صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمارے اوپر یہ پابندی لگوائی گئی ہے کہ آپ پختون یار وغیرہ کے حلقے کا سامان نہیں دیا کریں گے۔ اسی طرح اور جو میری اے ڈی پی سکیمز ہیں، ان کو پیسے دیئے گئے تھے، محکمہ پیسکو میں ان کے کاغذات تک نہیں بنوا رہے ہیں، یہ ایسی باتیں تھیں جن کی مخالفت ہم نے پہلے بھی کی تھی، آج بھی کر رہے ہیں۔ اگر کرسی کی کوئی غیر اخلاقی یا کسی اور غیر طریقے سے یہ انتقامی سیاست کروا رہے ہیں تو وہ جا کر اپنے علاقے میں کریں، ہمارے علاقے میں یہ کام نہ کریں، بصورت دیگر جو پٹرول وغیرہ کی قیمتیں بڑھائی گئی ہیں، ہم آج

Floor of the House اس چیز کو بھی Totally مسترد کرتے ہیں، ان لوگوں کو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ کل آپ عمران خان کے بارے میں کہہ رہے تھے کہ عمران خان نے قیمتیں بڑھادی ہیں، آج آپ خود بتائیں۔ میرے ایک معزز رکن اسمبلی نے تو پیٹ پر اینٹ بھی باندھ کر لے آئے تھے، آج وہ کہاں پر بیٹھا ہوا ہے؟ Kindly وہ اس چیز کا جواب ہمیں دے دیں کہ آیا ہم بھی آج پیٹ پر اینٹ باندھ کر لادیں، آپ نے باندھ کر لائی تھی یا اس پر آپ کوئی جواب دیں گے؟ تو Kindly وہ بھی اس چیز پر جواب دے دیں لیکن واپڈا کی باتوں پر میں آج بھی آپ سے التجاء کرنا چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کا ایک دو دن میں حل نکلوادیں، بصورت دیگر کل خیبر پختونخوا اسمبلی کے ممبر ہونے کی حیثیت سے میں اس چیز کو نہ مانوں گا اور نہ کسی چیز کو دیکھوں گا۔ شکریہ۔

جناب قائمقام سپیکر: پختون یار صاحب، یکم جون کو چیف پیسکو یہاں پر ویسے بھی طلب کیا ہے، وہ یہاں آئیں گے، آپ بھی موجود ہوں گے اور جو ہمارے صوبے کا حق ہے، وہ ان شاء اللہ ہر حال میں ہمیں یہ لوگ دیں گے۔ آپ کامران جی غزن جمال صاحب۔

سید غازی غزن جمال: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہاں فلور پر قبائلی اضلاع کی نسبت کافی باتیں ہوئیں، بالکل مسائل بہت زیادہ ہیں، اگر ہم دیکھیں تو کافی مسائل اس علاقے میں جن حالات میں اس حکومت کو وہ علاقہ ملا تو پچھلے ستر (70) سالوں سے وہاں پر کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوئے تھے، میں باقیوں کا نہیں کہہ سکتا لیکن میں یہ نوٹ ضرور کرنا چاہوں گا کہ اگر اورکزئی کے حساب سے ہم ذرا دیکھ لیں۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: فضل الٰہی صاحب، آپ بیٹھ جائیں۔

سید غازی غزن جمال: اگر ہم اورکزئی کے حساب سے دیکھ لیں، جو سب سے چھوٹا ضلع ہے، وہاں پر جو کام ہوئے ہیں، اسی طرح ہر ضلع میں اس حکومت میں ترقی یافتہ کام اس لیول سے، اس سپیڈ سے ہوئے ہیں جو پہلے تاریخ میں کبھی نہیں ہوئے۔ اگر آپ Infrastructure کی بات کریں، اگر آپ روڈز دیکھ لیں تو پچھلا ریکارڈ پڑا ہوا ہے، ہر سال پندرہ کروڑ سے زیادہ فنڈ روڈز کے لئے مگر وہ روڈز اورکزئی کے اندر نہیں بنے، موجودہ وقت میں پچھلے اڑھائی سال سے سات ارب کے روڈز کا کام ہو رہا ہے، اب اگر کوئی کہے کہ یہ روڈز ایک دن میں بن جائیں تو یہ بالکل ناممکن بات ہے۔ اسی طرح اگر آپ ہر ایک ضلع میں دیکھیں تو وہاں پر اربوں کے حساب سے روڈز بن رہے ہیں، جو پہلے صرف اور صرف دس بارہ، پندرہ کروڑ کے حساب سے بنتے تھے، اگر یہاں بجلی کی بات ہو، جو لوگ کرتے ہیں، بجلی تو ظاہر بات ہے Militancy میں جو

سارے Head grid stations تھے، میں دوبارہ اپنے ضلع کی Example دوں گا، اور کرّئی کے اندر ہمارا ایک 66 KV Functioning Grid Station تھا، آج ہمارے 132 KV ایک Grid station کا افتتاح ان شاء اللہ اس مہینے ہو جائے گا، ایک اور 132 KV grid station پر کام ہو رہا ہے اور وہ بھی ان شاء اللہ اس سال مکمل ہو جائے گا۔ اسی طرح قبائلی اضلاع کے ہر ضلع کے اندر جتنے بھی Grid stations مکمل ہیں وہ سارے Upgrade ہو کر 132 KV کے ہو چکے ہیں لیکن ظاہری بات ہے ان سکیموں میں تھوڑا سا ٹائم لگتا ہے، کچھ کا افتتاح ہوا ہے اور کچھ ان شاء اللہ تعالیٰ اس سال کے اندر کمپلیٹ ہو جائیں گے، بجلی کا مسئلہ وہاں پر بھی حل ہو جائے گا۔ آپ نے یہ پوچھنا چاہیئے کہ پچھلے ستر (70) سالوں میں باقی حکومتوں نے یہ کیوں نہیں کیا اور اس حکومت نے کیوں کیا ہے؟ میں آخر میں ہیلتھ اور ایجوکیشن کی بات کروں، تو ہیلتھ میں جب یہ حکومت آئی تو ہمارا یہ حال تھا کہ ایک Simple MO بھی، میڈیکل آفیسر بھی اور کرّئی کے اندر ہمارے پاس وہاں پر موجود نہیں تھا، کاغذوں میں سارے تھے لیکن کوئی مانیٹرنگ کا چکر نہیں تھا، وہاں پر مشینری نہیں تھی، وہاں پر اور انتظام نہیں تھا، آج میں چیلنج سے کہتا ہوں کہ کوئی آکر دیکھ لے کہ جو ہمارا مشتی میلہ ہاسپٹل ہے، ہم نے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کی Basis پر ڈی ایچ کیو ہاسپیٹلز دیئے ہیں جن میں ہمارا اور کرّئی کے اندر غلجو ہاسپٹل ہے جس میں آج Surgeries ہو رہی ہیں جو کہ بالکل کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ قبائلی اضلاع میں اس طرح کے کام ہونگے، یہ اس حکومت کے under ہوئے ہیں۔ آخری ایجوکیشن کی اگر میں بات کروں، یہ میں صرف سرسری سی بات کر رہا ہوں، ڈیٹیل میں آپ ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کے اندر دیکھیں تو یہ ستر (70) سال کے مسئلے دو سال میں حل نہیں ہو سکتے لیکن ان دو سالوں میں جو سفر اس حکومت نے کیا ہے وہ ستر (70) سال میں اس طرح کی ترقی نہیں ہوئی جو ان دو سالوں میں ہوئی ہے۔ مسائل ابھی بھی بہت ہیں، ان کو حل کرنے کی ضرورت ہے لیکن جو Progress ہوئی ہے، ہمیں حقائق اور دلائل پر بات کرنی چاہیئے، ویسے Slogging ہے، اس طرح سے ہمیں پرہیز کرنا چاہیئے۔ آخری ایجوکیشن میں میں صرف یہ Mention کرتا چلوں کہ پچھلے دس سالوں میں، موجودہ حکومت کے آنے سے پہلے دس سالوں میں پورے کے پورے قبائلی اضلاع میں ایک ٹیچر Hire نہیں ہوا تھا، اس حکومت نے آتے ہی اپنے پہلے سال پانچ ہزار سے زیادہ ٹیچرز Hire کیئے، اب اس سال دوبارہ تقریباً تین ہزار سے زیادہ اساتذہ کی Hiring ہو رہی ہے، جو وہاں پہ Deficiencies ہیں ٹیچنگ کی وہ مکمل کی جارہی ہیں، پی ٹی سی کا سسٹم بنا، ہر ایک

سکول میں Overall تقریباً تین ارب روپے کی اس میں Disbursement وغیرہ ہوئی ہے، ہر سکول کا جو Infrastructure ہے، ریکارڈ سپیڈ سے جو Destroyed schools تھے وہ Re-habilitation unit کے ذریعے تقریباً سارے مکمل کئے گئے ہیں اور جو نئے سکول بنے ہیں، ان میں سو (100) نئے پرائمری سکول بنے ہیں، پچھتر (75) سکولوں کو پرائمری سے مڈل تک Upgrade کیا ہے، پچھتر (75) سکولوں کو مڈل سے ہائی اور پچھتر (75) سکولوں کو ہائر سیکنڈری تک Upgrade کیا ہے۔ میں صرف Example دے رہا ہوں، یہ سارے ضلعوں کے ہیں، میں صرف اورکزئی کی اس لئے Example دے رہا ہوں کیونکہ وہ میرا اپنا ضلع ہے لیکن اگر آپ اس کا ذرا Comparative دیکھیں تو Seventy two years کے اندر اورکزئی میں صرف اور صرف تین ہائر سیکنڈری سکول موجود تھے، اس حکومت میں ہم نے چھ ہائر سیکنڈری Approve کئے ہیں جن کے اوپر کام اب سٹارٹ ہو چکا ہے، یہ ہر سیکٹر کے اندر کام ہو رہے ہیں، یہ Over night نہیں ہو سکتے، بجائے یہ کہ پبلک اور قبائلی اضلاع کے بیچ میں Further distance create کیا جائے-----

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

سید غازی غزن جمال: ہمیں دلائل اور حقائق پر بات کرنی چاہیئے، اس حکومت نے جتنا کیا ہے، پورے پورے Tenures میں، پورے ستر (70) سال میں اتنا کام نہیں ہوا جتنا کام ان اڑھائی تین سالوں میں اس حکومت نے کیا ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر، مجھے بات کرنی ہے-----

جناب قائمقام سپیکر: میں سب کو موقع دے رہا ہوں، One by One سب آئیں گے۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ- شکریہ، جناب سپیکر صاحب------

جناب قائمقام سپیکر: میں بیٹھا ہوا ہوں لیکن دو دو اور تین تین منٹ بات کرنی ہے، زیادہ نہیں۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): جناب سپیکر صاحب، زه د خپلې حلقې او د سوات په باره کښې لږه خبره کوم۔ څنګه چې تاسو ته پته ده، کله نه چې دا Imported حکومت راغلے دے د دې Imported حکومت نه بعد په دیکښې Imported ایډوائزران هم راغلی دی او هغه Imported ایډوائزرانو په سوات او خصوصاً په ملاکنډ ډویژن کښې همیشه هغوی شکست خوړلے دے، د هغه شکست بدله

هغوی اوس چې کله د هغوی حکومت راغلے دے نو هغوی د بجلئ د لوډ شیډنګ او د بجلئ چې کوم میټیریل د صوبائی حکومت ممبرانو پیسې جمع کړی دی، خپل Deposits ئے جمع کړی دی، د نن نه دوه او درې کاله مخکښې د هغې باقاعده پی سی ون جوړ شوے دے، په کومه حلقه کښې به څومره پولونه لګی، په کومه حلقه کښې به ټرانسفامر لګی، هلته به څومره میټیریل لګی، نو دغه Imported Advisor Sahib چې دے هغه د خلقو نه اوس په دې شکل کښې بدله اخلی چې یو نوټیفکیشن هغه کړے دے او زما سره د هغه ایس ډی او چې کوم د هغه حلقې دے د هغه باقاعده Voice message پروت دے، امیر مقام صاحب چې دے هغه یو نوټیفکیشن کړے دے چې دا میټیریل چې دی دا به دې خلقو ته نه لګوئ او دا به مکمل Ban وی۔ جناب سپیکر صاحب، تاسو ټولو ته پته ده چې کله مونږ د میټیریل د پاره دا پیسې Deposit کوؤ، دا د عوامو د پاره کوؤ، دا د صوبائی حکومت پیسې دی او دا د عوامو د مفادو د پاره دی۔ اوس فرض کړه دا میټیریل دوئ رکاوئ په داسې یو غیر آئینی او په غیر قانونی طریقه باندې نو زمونږ سره باقاعده د هغې ثبوتونه دی، ولې چې دا پیسې مونږ جمع کوؤ، دا چیک چې جمع کیږی، دا باقاعده د PK او د هغه ځائې د ایم پی اے په نوم باندې جمع کیږی، بیا چې د دې میټیریل ریلیز کیږی هغه ریلیز هم د هغه ایم پی اے په نوم باندې او د هغه حلقې په نوم باندې کیږی، زمونږ سره د عدالت د پاره دا ثبوتونه پوره دی خو دا د الله پاک مکافات عمل دے چې دلته په اسمبلئ کښې به زمونږ ډیر ملګرو وئیل، نن لوډ شیډنګ دے، فلانکے دے او ډینګلے دے، درې نیم کاله بعد په روژه کښې په سحری کښې او د روژه ماتی په ټائم کښې تاسو ټولو ته به پته وی چې خلقو به دوئ ته خیرې کولې چې کوم دا Imported حکومت راغلے دے، د بجلئ لوډ شیډنګ او دا په ساړهې تین سال کښې یک دم بجلی غائبه شوه، چرته لاړه؟ دا بجلی عمران خان د ځان سره یوړه؟ ساړهې تین سال بجلی وه، لوډ شیډنګ نه کیدو، کم وولټیج نه وو، ساړهې تین سال بعد چې د دوئ حکومت راغلو او هغه حکومت په کومه طریقه باندې راغلے دے هغه ټوله دنیا ته پته ده، ثابته شوې ده، د هغې نه بعد بجلی یک دم غائب، پټرول غائب، ډیزل غائب، تاسو ټولو ته پته ده د مهنګایئ دا حال دے، زه ډیر په افسوس سره

وایم چې دلته کښې اختیار ولی صاحب به په ځان پورې گټې ترلې وې، نن مونږ له دا پکار وو چې یره کوم کار مونږ د بل د پاره خوښوؤ، هغه د ځان د پاره بیا هم خوښوؤ، هغه هم زمونږ سره د مهنگایئ خلاف شامل شی، هغه هم زمونږ سره شامل شی د دې لوډ شیډنگ خلاف۔ جناب سپیکر صاحب، زما عرض دا دے چې زمونږ کوم Deposits دی نو Clear cut مطلب دا دے چې چیف پیسکو ته د دې ځائې نه رولنگ لاړ شی چې دا میټیریل د دغه ځائې د عوامو دے، د هغوی امانت دے، دا د صوبائی حکومت پیسه ده، دا د عوامو پیسه ده او زه هغه اهلکار چې کوم دا خبره کوی چې یره چیف پیسکو دے، که هغه ایس ډی او دے، ایکسئن دے، په دې باندې هغه دا رکاوهی چې یره ماته نوټیفکیشن یو Imported Advisor کړے دے، زه وایم چې دا پیسې هغه تنخواه چې ده هغه د عوامو د ټیکس نه اخلی، هغه د دغه Imported Advisor نه تنخواه نه اخلی، هغه د هغوی نه مراعات نه اخلی، زما دا درخواست دے چې مکمل په دې باندې تاسو رولنگ ورکړئ چې یره دا میټریل د عوامو امانت دے او که دوئ ئے نه ورکوی نو زما خیال دے که دا حکومت درې میاشتې پاتې شو نو زما په الله باندې یقین دے چې دا خلق به ترې دومره بیزاره وی چې چاته بیا د احتجاج ضرورت نشته دے او نه لانگ مارچ ته ضرورت شته، هیچاته بیا نشته، عوام پخپله د دوئ خلاف راوتلی دی، په دې باندې واضحه رولنگ ورکړئ چې دا پیسه چې ده دا د ایډوائزر صاحب نه ده، دا پیسه د عوامو ده، دا د صوبائی حکومت ده، دا د عوامو د ټیکس ده، دا د عوامو امانت دے، دا میټیریل ریلیز کړئ۔ فرض کړه که دوئ ئے نه ریلیز کوی نو زمونږ سره Evidence شته، مونږ به لاړ شو، په زور باندې به دا میټیریل اوچتوؤ، که په مونږ باندې ایف آئی آر کوی نو او دې کړی، دوئ به څه اوکړی، مونږ به پهانسی کړی؟ پهانسی مو دې کړی، دغه زه تاسو ته وایم چې په دې باندې تاسو رولنگ ورکړئ چې دا آزاد کړی۔

جناب قائمقام سپیکر: ډاکټر امجد صاحب چې کومه خبره اوکړه، زه بالکل چیف پیسکو صاحب ته د دې ځائې نه دا ډائریکشن ورکوم چې کوم د صوبائی گورنمنټ فنډ دے، پیسې دی او چې کوم ایم پی اے خپله حلقه کښې جمع کړی دی نو فی الفور دې په هغې باندې کار شروع کړی ځکه چې دا د عوامو پیسې دی، د فیډرل

گورنمنټ نه دی او که دا Implementation او نه شو نو بیا په هغې باندې مونږه به مزید خپله خبره کوؤ ان شاءالله۔ کامران، که ته ټولو نه اخره کښې Respond او کړې نو ښه به وی کنه۔

جناب کامران خان بنگش(وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، مجھے بولنے دیں۔

جناب قائمقام سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

جناب میر کلام خان: جناب، ہمیں بھی موقع دیں۔

جناب قائمقام سپیکر: آپ کو بھی دے رہا ہوں۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر صاحب، مونږ له لږ ټائم را کړئ جی۔

جناب قائمقام سپیکر: نا ست یم جی، دے رہا ہوں، سب کو موقع دے رہا ہوں، آپ بیٹھے رہیں، صبر سے سن لیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: شکریہ، مسٹر سپیکر۔ مجھے یقین ہے ان شاءاللہ اختیار ولی آج پیٹ پر پتھر ضرور باندھیں گے، اس بارے میں وہ ضرور بات کریں گے جیسا کہ انہوں نے پہلے کیا تھا۔ یہاں پر اہم بات یہ ہے کہ غیر سنجیدگی ہے، منافقت ہے، یہاں پر بات ہوئی کہ مجھے Popularity کا شوق نہیں ہے، سارا میڈیا گواہ ہے، سارے کیمرے گواہ ہیں کہ پہلے ہی دن حضور والا نے کہا تھا کہ "ثناءاللہ، پیکچر او باسه او ثنا ءالله، پیکچر او باسه" ان کو Popularity کا بہت شوق ہے، جھوٹ بولنے کا، منافقت کا، پھر اتنی بڑی منافقت کہ پوری اپوزیشن کو اس بندے نے حزیمت میں ڈال دیا، اس نے کہا کہ Vote of no confidence میں میرے پاس پینتالیس(45) ایم پی ایز ہیں، جب Vote of no confidence کی بات آئی تو خود بھی اسمبلی سے غیر حاضر رہے، یہ ان کی اوقات ہیں، ان کی پوری تقریر کا سنٹرل پوائنٹ خدمت تھا، یہ بتائیں کہ انہوں نے کیا خدمت کی ہے؟ اس نے ساڑھے تین سال میں کونسی بات اٹھائی ہے، سوائے ایک Genuine issue کے وہ 481 نرسز کا، جس کے اوپر انہوں نے یہاں پر ہلہ گلہ ڈال دیا اور پھر یہ خود آکر ہیلتھ منسٹر کے ساتھ بیٹھ گئے کہ خدارا اب وہ کروادیں، جو لوگ ہیں وہ کروا دیں۔ چونکہ ان کی نیت ٹھیک تھی اور میرٹ پر ہوا تھا، حضور نے بات کی کہ ہیلتھ اور ایجوکیشن پر بات نہیں ہوئی، ہیں خزن جمال کا شکریہ ادا کرتا ہوں، وہ تو بھاگ گیا، اس کی تو ہمت نہیں تھی کہ تقریر کا جواب سن لیتا، ادھر لمبی لمبی خدمت والی باتیں کرتے ہیں، ہیلتھ اور ایجوکیشن سیکٹر میں، پبلک سروس ڈیلیوری میں جو

کام موجودہ حکومت نے کیا وہ تاریخ میں کہیں نہیں ہوا لیکن اس کو سننے کی عادت نہیں ہے، وہ سن نہیں سکتے، اس میں اتنی ہمت نہیں ہے۔ پھر انہوں نے بات کی کہ میں Resignation دے دوں گا، وہ Resignation دیتے ہیں جن میں ہمت ہوتی ہے، جن میں Spine ہوتا ہے، جن میں Decision making ہوتی ہے، وہ 130 سے زیادہ ایم این ایز نے، جو ہماری قومی اسمبلی ہے اس میں 130 سے زیادہ ایم این ایز نے صرف ایک بات پر استعفیٰ دیا کہ یہ Imported حکومت ہمیں منظور نہیں ہے۔ جناب سپیکر، یہ اپنی ایم پی اے شپ سے استعفیٰ دے دیں، ہم کوئی لیت ولعل نہیں کریں گے، یہ استعفیٰ دے دیں، اگلے دن ہم ان کو De-notify کریں گے، ان شاء اللہ اس دفعہ ان قبائلی اضلاع سے اہل لوگ آئیں گے، ادھر اسمبلی میں اس دفعہ وہ لوگ آئیں گے جو قبائلی اضلاع کی بات پہنچائیں گے، ادھر ڈرامہ بازیاں نہیں کریں گے، ادھر بار بار یہ نہیں کہیں گے کہ "ثناء اللہ پیکچر اوباسہ او ثنا ءاللہ، پکچر اوباسہ" ان کی پارٹی نے پوری اپوزیشن کو ایک اور حزیمت میں ڈال دیا، بلوچستان اسمبلی میں جو انہوں نے Vote of no confidence دیا جس میں صرف اور صرف گیارہ ایم پی ایز ان کے حاضر ہوئے اور کوئی نہیں آیا، ان کے اوپر کسی کو اعتماد نہیں ہے، صرف اور صرف پیسے کے بل بوتے پر یہ آتے ہیں، مڈل کلاس، لوئر مڈل کلاس لوگوں کا راستہ روکتے ہیں، پیسوں پر یہ ووٹ خریدتے ہیں، پیسوں پر یہ سینیٹ میں آنے کی کوشش کرتے ہیں، الحمدللہ یہ لوگ اس دفعہ سینیٹ میں نہیں آئے، آئندہ بھی نہیں آئیں گے، صوبائی اسمبلی میں بھی نہیں آئیں گے۔ انہوں نے Merged areas کے فنڈ کی بات، انہوں نے یہ نہیں کہا کہ Merged areas کے لئے جو وفاقی حکومت سے ہمیں فنڈز درکار ہیں لیکن موجودہ Imported سرکار سے، حکومت سے چوتھا کوارٹر ریلیز نہیں ہوا، انہوں نے اس پر بات کی، یہ منافقت ہے لیکن ان کے اپنے ہی لوگوں نے ان کے ساتھ دھوکہ کیا، بلوچستان میں اور ادھر بھی KP اسمبلی میں، آپ نے دیکھ لیا کہ KP اسمبلی میں ان کی ٹانگیں کانپ رہی تھی، یہ ادھر آکر اس کی ہمت نہ تھی کہ ہمیں Face کرتے، آپ نے دیکھ لیا کہ وزیراعلیٰ محمود خان کو Eighty eight ممبرز نے اعتماد کا ووٹ دیا، اگر ان میں ہمت ہے تو حقائق پر بات کریں، منافقت پر بات نہ کریں، یہ بھی بتادیں کہ یہ جس پارٹی کے ممبرز ہیں، بلوچستان عوامی پارٹی کے، کیا یہ ابھی بھی ہے، بلوچستان عوامی پارٹی کے ہیں یا صرف اور صرف وفاق میں وزراتیں لینے کے لئے یہ بلوچستان عوامی پارٹی کے ممبر ہو جاتے ہیں، پھر ادھر بڑھکیں مارنے اور چیخیں مارنے کے لئے آ جاتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب قائمقام سپیکر: کامران صاحب، شاید ایک چیز کا آپ کو علم ہو یا باقی ممبرز کو علم ہو یا نہ ہو، میں ایک چیز آپ کو بتانا چاہتا ہوں، یہ انہوں نے بات کی کہ ساڑھے تین سال میں میرے حلقے میں کچھ نہیں ہوا، اس سے پہلے ان کے والد صاحب ایم این اے اور ایک چچا سینیٹر رہ چکے ہیں، انہوں نے پہلے کیا کیا ہے؟ وہ بھی ذرا تفصیل سے بتادیں۔ میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: ډیره مننه، سپیکر صاحب۔ د ټولو نه اول خو زما په خیال چې په نن ورځ کښې د هر څه نه ضروری دا خبره ده، لکه چې دلته بحث هم اوشو، په هغه خبره باندې چې داسې اوریدلې کیږی، په دې راروان بجټ کښې مرکزی حکومت د قبائلی ضلعو چې کوم فنډ دے په هغې کښې څه ایشو جوړول غواړی نو مونږ ریکویسټ کوؤ، خواست کوؤ، په دې حوالې سره چې سیاسی پارټیانې او حکومتونه به بدلیږی رابدلیږی خو پکار ده که صوبائی حکومت دے او که مرکزی حکومت دے چې د قبائلی ضلعو کوم حق دے، قبائلو سره چې کومې وعدې شوې دی چې هغه مرکزی حکومت هم پورا کړی، که هلته هر څوک هم ناست وی او صوبائی حکومت دې هم زمونږ سره خپلې وعدې پورا کړی۔ دویمه خبره دا ده چې زما په حلقه کښې په شمالی وزیرستان کښې رزمک تحصیل یو ډیره حسین او ښائسته علاقه ده، د ټوررازم سپاټ د پاره، د څو کالو راهسې ګرځی راګرځی خو هغه فائنل نه شوه، اوس هلته په بدقسمتئ سره واټر لیول دومره لاندې راغلے دے او په هغه تحصیل کښې ډیره لویه آبادی ده او هغه خلق د هغې ځائې نه کډې کوی، لاندې راځی نو پکار دا ده او زما به دا ریکویسټ وی، شکیل صاحب خو دلته نشته دے خو بیا هم زما ریکویسټ دا دے چې د رزمک د واټر لیول او هلته د خلقو چې کومه ستونزه ده، پکار دا ده چې د هغې نوټس واغستلے شی او هلته چې کوم اوسیدونکی خلق دی، هغوی ته مونږ په هغه ځائې کښې د اوسیدلو د پاره د اوبو فراهمی اوکړو۔ دریمه خبره، زه خبره ختموم چې کوم پراجیکټ ملازمین د قبائلی علاقې Permanent شول، زه د قبائلی اولس د طرف نه د ګورنمنټ ډیر زیات مشکور یم چې ډیر لوئې پراجیکټونه اوشول، په هغې کښې بالکل لس دولس پراجیکټس پاتې دی، په هغې کښې چې کوم کوم ملازمین دی نو د تیمور صاحب په نوټس کښې راولم چې په هغې کښې

کوم ایشوز راغلی دی چې هغه هم په هغې کښې په احسن طریقې سره Solve شی او هغه کسان هم په هغې کښې شامل شی او تهتل اوشی۔ ډیره مننه۔

جناب فضل حکیم یوسفزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائمقام سپیکر: یو منټ، فضل حکیم صاحب، په نمبر را روان یم۔اختیار ولی صاحب۔

جناب اختیار ولی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔بہت شکریہ، مسٹر سپیکر، میں مشکور ہوں۔ میرے کچھ دوستوں نے میرا نام لے کر مجھ سے کچھ سوال کئے، مجھے خوشی ہوئی کہ کل جو یہاں پر کھڑے ہو کر حاکم وقت اور فرعون کے لہجے میں بات کرتے تھے،آج وہ بھی ہماری طرح رو پڑے ہیں،آج وہ بھی اپنی فریاد کر رہے ہیں، تو چلو حالات ایک جیسے ہوگئے، یہ بھی اچھی بات ہے، ہم تو آپ کی طرح نہ بن سکے،آپ ہماری طرح ہمارے حال پر ہو گئے ہو، ہمیں اس بات کی بھی خوشی ہے لیکن جناب سپیکر،اگر آپ یہ بات کرتے ہیں، یہ دوست کہتے ہیں کہ ہمارا فنڈ اور ہمارا فنڈ، تمہارا کہاں کا فنڈ ہے بھائی؟ تم نے کوئی اپنی زمین بیچ کر یہ پیسے جمع کئے تھے،اگر یہ صوبے کا فنڈ تھا تو اس صوبے میں کیا میرا حق نہیں بنتا، میرے حلقے کا Right نہیں بنتا،وزیر خزانہ صاحب میری طرف دیکھ دیکھ کر ہنس رہے ہیں، مسکرا رہے ہیں، گزشتہ سال انہوں نے کہا تھا،جب چیف منسٹر صاحب جرگہ لے کر آئے تھے کہ ہم آپ کو فنڈ دیں گے،آپ کٹوتی کی تحاریک واپس لے لیں، جس میں بڑے سپیکر صاحب Guarantor بھی تھے،اکرم خان درانی صاحب بھی موجود تھے، آپ کے وعدے کا کیا ہوا؟ یہ جو دوست اپوزیشن کے لوگ ہیں، کیا ان کے حلقے نہیں ہیں یا ان کا اس فنڈ پر کوئی حق نہیں بنتا،آپ نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے؟ یہ تو فراڈ کیا ہے، یہ تو آ کر یہاں پر جھوٹ بولتے ہیں، اس سے بڑا مذاق میں آپ کو بتاؤں،اب اس کے بعد وہ جھوٹا سیشن شروع ہونے والا ہے، جب یہ بولیں گے کہ بجٹ تجاویز کا سیشن،بجٹ تجاویز کہاں پر ہیں؟آپ کا تو سارا بجٹ تیار ہو چکا ہے،آپ نے ان سارے ممبروں کو بے وقوف بنانا ہے، تیس تیس کروڑ روپے، پچاس پچاس کروڑ روپے،ایک ایک ارب روپیہ آپ نے اپنے ممبروں کو دیا، میرے جیسے ممبر جو اپوزیشن کے ہیں،ان کو آپ نے ایک روپیہ نہیں دیا،کیوں؟ کیا میرے حلقے کا، کیا میرا استحقاق مجروح نہیں ہوتا؟ کیا اپوزیشن کے سارے دوست جو یہاں پر بیٹھے ہیں،ان کا استحقاق نہیں ہے، یہ ان کی کوئی ذاتی جاگیر ہے؟آج ان کو مہنگائی یاد آئی،ہاں مجھے اس بات پر فخر ہے، I believe کہ میں صرف حلقہ نہیں، میں پورے پختونخوا کے ہر مظلوم کی آواز بننے کی کوشش کرتا ہوں، میں نے مہنگائی کو دیکھ کر پیٹ پر پتھر باندھا تھا،آج مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ آج مہنگائی ہے تو آپ دوبارہ

پیٹ پر پتھر باندھ کر آؤ، میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ پیٹ پر پتھر باندھ کر آئیں، یہاں سے چند قدم کے فاصلے پر سی ایم ہاؤس ہے، نو سال سے آپ کی حکومت ہے، آپ لوگوں نے کیا کیا ہے؟ اس صوبے کا جو آپ کے حوالے ہوا تھا، اس پر ٹوٹل تینتیس (33) ارب روپے کا قرضہ تھا، آج یہ صوبہ 680 ارب روپے کا مقروض ہو چکا ہے، ایک بی آر ٹی کے علاوہ آپ کے پاس کوئی پراجیکٹ نہیں ہے کہ آپ دکھا سکیں، ہم کہتے ہیں کہ اس میں کرپشن ہوئی ہے، اس پر آپ نے Stay لے لیا، بلین ٹریز کا آپ معائنہ نہیں کرنے دیتے، اس پر Investigation نہیں کرنے دیتے، آپ مالم جبہ پر Investigation کو Influence کرتے ہو اور پھر بات کرتے ہو کہ واپڈا والے ہماری بات نہیں سنتے ہیں، آپ نے یہ کیا کہ آپ کے منسٹروں نے ہمارے ایک ایک ڈیپارٹمنٹ کے ٹی ایم او کو، ایس ایچ او کو، اسسٹنٹ کمشنر کو، چھوٹے چھوٹے لیول پر آکر، بہت نیچے لیول پر آکر اس کو بولتے ہیں کہ ان کا فون بھی مت سنو، یہ ہمارا جگر تھا کہ ہم برداشت کر رہے تھے، آپ کو ابھی ایک مہینہ ہوا ہے، آپ سے برداشت نہیں ہو رہا، تھوڑا صبر کریں، میرا اگر آپ ریکارڈ دیکھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کی وساطت سے ان دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں، میں وہ بندہ ہوں کہ میں نے اپنی حکومت کے خلاف احتجاج کر کے خود پر پرچہ کٹوایا ہے، حوالات گیا ہوں، اپنی حکومت 2013ء میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کے خلاف میں نے آواز بلند کی، پرچہ ہوا، مجھ پر پرچے کٹے ہیں، آپ میں کوئی ایسا بندہ ہے کہ اپنی حکومت کے خلاف احتجاج کرے، آپ میں کوئی ایسا ہے (شور) ایک منٹ۔۔۔۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> دے رہا ہوں، آپ کا ہی بندہ لگا ہوا۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> کوئی ایسا بندہ جس نے اپنی حکومت میں Net Hydel Profit کے لئے ہماری قرارداد کی ہمارے ساتھ حمایت کی ہو، ایسا کوئی بندہ ان بنچز میں تھا؟۔۔۔۔

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> اختیار ولی صاحب، شارٹ کریں جی۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> میں Windup کرتا ہوں، کوئی ایسا بندہ تھا جو بجلی کی لوڈشیڈنگ پر احتجاج کرتا، کوئی ایسا بندہ تھا، جب پٹرول اور ڈیزل مہنگا ہوتا تو ہم یہاں پر احتجاج کر کے چیختے تھے اور یہ ہمارا مذاق اڑاتے تھے، مجھے آج بھی یاد ہے، یہاں پر کچھ ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں، مجھے کہتے تھے کہ یہ سائیکل تم نے ایک لی ہے کہ دو لی ہیں؟ کیونکہ اب تو باقی سیشن جتنے بھی یہ پانچ سال ہماری حکومت ہو گی، آپ سائیکل پر بیٹھ کر آؤ

گے، ہم تو آ گئے، ہم نے تو سائیکل پر بیٹھ کر احتجاج کر لیا، آپ بھی ذرا بیٹھو، کوئی گدھا گاڑی ڈھونڈ لو، اس پر بیٹھ کر احتجاج کرو لیکن احتجاج کی جو اصل جگہ ہے وہ یہاں سے چند قدم کے فاصلے پر سی ایم ہاؤس ہے، وہاں پر جا کر احتجاج کرو۔۔۔۔۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Thank you.

<u>جناب اختیار ولی:</u> یہ ہمیں کہتے ہیں کہ Imported, imported، یہ خود سارے Selected ہیں، یہ کہاں سے۔۔۔۔۔

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب رنجیت سنگھ صاحب۔

<u>جناب رنجیت سنگھ:</u> شکریہ جناب سپیکر، جن موضوعات پر بات ہو چکی ہے، میں ان پر نہیں جاؤں گا کیونکہ میں شروع سے ہی ہمیشہ ینارٹیز کے حوالے بات کرتا رہا اور آج بھی میں ینارٹیز کے حوالے سے ہی بات کروں گا۔ آپ بڑے اچھے طریقے سے جانتے ہیں، آج صبح سے ایک نئی بحث چھڑ چکی ہے، Imported حکومت اور مہنگائی، یہ تو شروع سے چلتا رہا ہے، ہم لوگوں نے بھی ان چیزوں کو Face کیا ہے لیکن جو موجودہ حالات ہم اس وقت دیکھ رہے ہیں، میرے حال ہی میں ہونے والے واقعے کو آپ سب بہتر طریقے سے جانتے ہیں، بلکہ تمام لوگوں نے اس میں ہمارے ساتھ اپنی ہمدردی بھی ظاہر کی کہ سکھ کمیونٹی کے لوگوں کو یہاں Target killing کے ذریعے ٹارگٹ کیا گیا، اس میں ان لوگوں کو شہید کیا گیا، آج اس ایوان میں سب سے پہلے، کیونکہ ابھی تک میں انتظار میں تھا کہ شاید Advisor to Chief Minister وزیر زادہ صاحب اس پر بات کریں گے لیکن انہوں نے نہیں کی، اس لئے پھر میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا مناسب سمجھا کہ میں ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ جس طرح کوچہ رسالدار اور اس سے پہلے جن جن لوگوں کے ساتھ ایسے واقعات ہوئے، کامران بھائی سے Specially کہوں گا کہ وہ میری بات ضرور سنیں، آپ ہمیشہ ینارٹیز کی آواز بنے بھی ہیں اور ان کے مسائل کو حل بھی کیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ جو لوگ اس وقت شہید ہوئے، جن میں آج سے چار پانچ ماہ پہلے ستنام سنگھ بھی تھے، اس کے بعد ابھی جو دو واقعات ہوئے جن میں دو لوگوں کو شہید کیا گیا، میں چاہتا ہوں کہ ان کو بھی شہید پیکج دیا جائے، ان کی فیملی کے لئے جو بھی سہولیات اس گورنمنٹ کی طرف سے ہوں، وہ مہیا کر کے دی جائیں کیونکہ صوبے میں آپ کی حکومت ہے۔ جناب سپیکر، آپ نے دو منٹ کہے تھے، میں دو منٹ میں ہی کوشش کروں گا کہ جلد سے جلد بات ختم کروں، اپنے دو چار پوائنٹس میں آپ کے سامنے رکھ سکوں۔ سب سے بڑا ایشو اس وقت یہ ہے کہ آج یہاں پر بار بار فنڈز کے حوالے سے باتیں ہو رہی ہیں، یہ لوگ کہتے ہیں، ہمیں

فنڈز نہیں ملے اور میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں فنڈز نہ دیں، یمنارٹیز کے لئے جو آپ اے ڈی پی میں سکیمز رکھتے ہیں، Advisor to Chief Minister وزیر بھائی بیٹھے ہیں، آپ دیکھ لیں، پچھلی حکومت میں دیئے گئے فنڈز میں سے کوئی ایک ایسی چیز بتادیں کہ آج انہوں نے بہت بڑی بڑی باتیں کیں، ہم آپ کو پہلی دفعہ جو کہ گزشتہ ستر (70) سالوں میں اتنا فنڈ نہیں دیا گیا، ہم آپ کو یہ دے رہے ہیں، ہم آپ کو گرانٹس دے رہے ہیں، ہم آپ کو بزنس گرانٹس دے رہے ہیں، ہم آپ کے لئے ہاؤسنگ سکیم لے کر آئے ہیں، یمنارٹیز کالونیاں بنارہے ہیں، ابھی ان کی جو بات ہو گی وہ ایجو کیشن کوٹہ سے آگے نہیں جائے گی، میں بڑے اچھے طریقے سے سمجھتا ہوں کہ کوئی فنڈ استعمال نہیں ہوا، میں کہتا ہوں کہ اس میں سراسر زیادتی ہوئی ہے، آپ لوگوں نے ہمارے لئے ایک نااہل آدمی سیکرٹری اوقاف بٹھایا ہے جس کا کوئی ذاتی انٹرسٹ نہیں ہے، میں ابھی کی بات کرتاہوں کہ میرے چار ہزار روپے Cheque کی تقسیم کرنے سے کسی کی غریبی نہیں مٹتی، جو بیواؤں کو ابھی وہ چار ہزار کا Cheque دینے کے لئے ابھی بیٹھ کر آ رہا ہے، ان کے آفس میں ستر ستر سالہ بوڑھی عورتوں کو چوتھی منزل پر بلارہاہے، میں جب اس سے پوچھتا ہوں تو وہ مجھے یہ جواب دیتا ہے کہ ہمارا تو یہی طریقہ کار ہے، نہ میرے پاس سٹاف ہے، نہ ہم کسی کو گھر کی دہلیز پر Cheque دے سکتے ہیں، میں ابھی یہاں بیٹھ کر ان کے آفس سے لیٹ اسمبلی اس لئے آیا ہوں، میں نے ان سے کہا کہ کم سے کم خواتین کو نیچے بلالیں، یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ ایک عورت زخمی تھی جس کو پٹی باندھی ہوئی تھی اور وہ چار ہزار روپے کی مالی مدد لینے کے لئے، وزیر زادہ صاحب سے میں یہاں پوچھتا ہوں کہ کل آپ نے سٹوڈنٹس کو بلا کر وہاں Cheques تقسیم کر رہے تھے، آپ کو پشاور کی وہ خواتین نظر نہیں آئیں جو ساٹھ ساٹھ سال عمر کی تھیں، آپ انہیں وہاں پر بلاتے، آپ وہ جو Aged لوگ تھے ان کو بلاتے، آپ لوگ اپنی Political scoring کے لئے یونیورسٹی اور سکولز کے بچوں کو بلاتے ہیں لیکن آپ کو صوبے کے بزرگان، بیوائیں نظر نہیں آتی ہیں۔ سر، میں نے آپ سے کہا، میں کوشش ضرور کروں گا، میں ایک اقلیتی نمائندہ ہوں، اس اسمبلی میں پورے صوبے کی اقلیتوں کے لئے آواز بنتا ہوں، یہ دو تین نمائندے تو یہاں بات ہی نہیں کرتے، انہیں اپنی سیٹ کا اتنا ڈر ہے کہ یہ ان کے حقوق کی بھی بات نہیں کرتے، فضل الہیٰ اٹھ کر اپنی ہی حکومت کے خلاف بول سکتا ہے تو کیا میرا وہ نمائندہ جو پی ٹی آئی سے تعلق رکھتا ہے، وہ اقلیتوں کے لئے کوئی بات نہیں کر سکتا؟ میں ان سے جاننا چاہتا ہوں کہ میں پورے چار سال ان کے لئے خاموش رہا، ان کی باتوں پر پردے ڈالتا رہا، صرف اس لئے نہیں، یہ میرے اقلیتی

نمائندے ہیں لیکن آج میں انہیں Floor of the House کہتا ہوں کہ آپ نے مجھ سے یہاں اس فلور پر کھڑے ہو کر Commitment کی اور یہ Assurance دلائی کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھیں گے، شمشان گھاٹ پر بات کریں گے، میرا استحقاق مجروح ہوا، آپ یہاں اسمبلی میں آکر جو وعدے کرتے ہیں وہ پورے نہیں کرتے، وزیر زادہ صاحب، آپ لوگوں کی نااہلی کی وجہ سے کل چیف منسٹر کے علاقے میں کرسچن کمیونٹی نے احتجاج کیا اور جاکر پہاڑوں میں اپنے مردے دفنا رہے ہیں، آپ چار سال کے ٹائم پیریڈ کے اندر نہ سکھوں کو شمشان گھاٹ دے سکے، نہ مسیح کمیونٹی کو قبرستان دے سکے، نہ آپ ان کو ہاؤسنگ سکیم دے سکے، نہ آپ ان کو کوئی بزنس پلان کے مطابق فنڈز دے سکے۔ سیکرٹری اوقاف کہتا ہے کہ یار ہم اس کے لئے نئے نئے پی سی ون تیار کروائیں گے اور Changing لا رہے ہیں، Criteria ان کے لئے Relax کر رہے ہیں، غریب لوگ ہیں، کلاس فور ہیں، ان کے بچوں نے بڑی محنت کر کے کئی پیسے برباد کئے، آج آپ۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Thank you.

جناب رنجیت سنگھ: جناب سپیکر صاحب، ایک بات سن لیں، یہ بچوں کی خاص باتیں ہیں، میرے تمام دوستوں نے پندرہ پندرہ، دس دس منٹ باتیں کیں، میں کوشش کرتا ہوں کہ کم ہوں۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: نہیں، آپ نے دو منٹ کہا، آٹھ منٹ زیادہ ہو گئے ہیں، تھینک یو۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، میں معذرت چاہتا ہوں، آج آپ یہ سمجھیں کہ یہ وزیر زادہ، روی اور ویلسن کا ٹائم ہے جو دو دو منٹ میں لے رہا ہوں، کیونکہ وہ کبھی بولتے نہیں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، جب آپ یہاں سے کبھی باہر جائیں تو باہر ایک ایک پرنٹ دس دس روپے پر ہوتا ہے، یہاں تو ہم سرکاری کاپی کہتے ہیں کہ فوٹوسٹیٹ لے آؤ، ہمارے جو لوگ بیٹھے ہیں، بیس بیس ہزار تنخواہوں پر ملازمتیں کرتے ہیں، جب وہ بچے بزنس گرانٹس کے لئے اتنے پلندے تیار کر کے لاتے تھے، ہر ایک کے دو دو، چار چار ہزار روپے لگے تھے، آج تک اس پر کوئی کام نہیں ہوا۔ میں آخری بات کرتا ہوں، یہاں پر آج قبائلیوں کے فنڈ پر بات کی جا رہی تھی کہ ان کو فیڈرل سے فنڈ روک دیا گیا، آج کا اخبار نکال کر دیکھ لیں کہ اس میں بہت ساری چیزیں لکھی ہیں کہ قبائلی اضلاع کے جو پچیس ٹی ایم ایز ہیں، ان کے لئے صوبے نے چون (54) کروڑ کی گرانٹ منظور کی تھی، اس میں سے تیس (30) کروڑ کی گرانٹ ابھی تک ان کو نہیں دی گئی۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: آپ تو کہہ رہے ہیں کہ ان کو فنڈ چاہیئے ہی نہیں۔

جناب رنجیت سنگھ: اس کے علاوہ جو قبائلی اضلاع کے ترقیاتی پروگرام کے لئے صوبے کی طرف سے جو دو ارب ستر (70) کروڑ روپے ہیں وہ بھی نہیں دیئے گئے، کم از کم فیڈرل۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ ریحانہ اسماعیل۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر، میں نے قرارداد پیش کرنی ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: دے دو، دیکھو جی۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب، میں نے بات کرنی ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: سب کو ٹائم دے رہا ہوں، قرارداد نہیں، پوائنٹ آف آرڈر پر جو بات کرنی ہے وہ کریں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی، میں نے قرارداد کے لئے۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: قرارداد کے لئے نہیں، پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: یہ قرارداد کا ایشو ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: وہ بعد میں کریں۔ جی فضل حکیم صاحب۔

جناب فضل حکیم یوسفزئ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مننه، شکریه۔ جناب سپیکرصاحب، ان شاءالله دوه منټه به اخلم، ډیر به نه اخلم او ستاسو د ټائم راکولو شکریه۔ اصل کښې ما چې کومه خبره کوله، هغه زما ورونړو مخکښې اوکړه، د بجلئ فریاد ما کولو خو تاسو په هغې باندې ایکشن هم واغستو نو ستاسو شکریه ادا کوم خو ورسره بله خبره Add کوم چې زمونږ د مینګورې په ښار کښې، په سوات کښې، په ډیرو تحصیلونو کښې ګیس شته، ته یقین اوکړه چې د مئی د میاشتې دا ګرمی ده، په ګیاره بجې باره بجې باندې د بجلئ ټائم وی او هلته ګیس لاړ شی، ګیس نه وی نو د غه شان عاجزانان خلق ناست وی، زه دا حیران یم چې زمونږ خو په تیر شوی حکومت کښې په ژمی کښې به ګیس وو نو په دې اوړی کښې چرته لاړو؟ یو سوال دا پیښیږی۔ دویمه خبره دا ده چې بجلی د شپې لاړه شی نو په ګهنټو ګهنټو نه وی، زما هغه وړور څه شو چې هغه په سائیکل راغلے وو، پرون ئے تیل تیس روپئ ګران کړی دی، او سبا به ئے شل روپئ نور ګرانوی خو زمونږ حکومت به چې لس روپئ ګران کړل، دې به په سائیکل راغلو نو زما په خیال پکار دا ده چې اوس د بیرنګانو په ګاډی کښې راشی۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: او که بیرنګان نه وی؟

(تالیاں)

جناب فضل حکیم یوسفزئی: د بیرنگانو گاډی ورله پکار دی۔ دویمه خبره دا ده چې زمونږ د قبائلو والا یو خبره اوکړه، وائی زه د قبائلو، جناب سپیکر صاحب، ماته لږ توجه شئ جی۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: جی جی، تاسو کوئ۔

جناب فضل حکیم یوسفزئی: زه د قبائلو نمائنده یم، زه د غریب سړی آواز کوم، زه د غریبانانو، ماته ډیر افسوس راغلو خو سړے لاړو، زه د ده نه صرف دا یو کوئسچن کوم او د میډیا ورونړنه دې واؤری، زه د ده نه دا کوئسچن کوم چې د 2018ء نه مخکښې په هغه ټائم کښې ته کوم ځائې کښې وی چې د ډرون چار سو حملې په دې عاجزانانو په دې غیرت مند قبائلو باندې شوې وې، ته اوده وې، ته چرته تلے وې؟ ستا مشران په سینټ کښې ناست نه وو، الحمد للّٰہ عمران خان چې کله نه ناست وو، ماته دلته یو ډرون حمله ثوک اوښایئ، زه چیلنج ورکوم، د 2018ء نه دیخوا دې یو ډرون حمله ثوک ښودلے شی؟ ځکه چې د قبائلو خلق د عمران خان خلق دی، زمونږ خلق دی، د دې صوبې خلق دی، نران خلق دی، پښتانه خلق دی، د هغوی سره ظلم ختم شوے دے نو ان شاءاللّٰہ تعالیٰ په دې ملک کښې امن راغلے دے، دهشت گردی ختمه شوې ده، د ټولو نه غټ نعمت چې دے امن دے۔ جناب سپیکر صاحب، زه ستا شکریه ادا کوم خو د گیس او د بجلئ په مسئله تاسو فوراً ایکشن واخلئ۔ ډیره مننه، شکریه،السلام علیکم۔

جناب قائمقام سپیکر: جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں کوئی لمبی بات نہیں کروں گا۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر، کورم کاؤنٹ کریں۔

جناب قائمقام سپیکر: ابھی کورم کی نشاندہی انہوں نے کر دی، سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب قائمقام سپیکر: اودریږه جی، ما خو ټائم درکولو خو د کورم نشاندهی پکښې مخې سره اوکړے شوه۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نو بس هغه خبرې-----

جناب قائمقام سپیکر: ما خو تا سو ته موقع د رکړه خو تا سو بس۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نو کوم ده چې را مو کړه؟

جناب قائمقام سپیکر: هغه میډم وائی چې زه خبرې نه کوم۔

جناب قائمقام سپیکر: انیس(19) ممبران موجود ہیں، لہذا دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(گھنٹیاں بجائیں گئیں)

جناب قائمقام سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں۔

(دوبارہ گنتی کی گئی)

جناب قائمقام سپیکر: اس وقت اکیس (21) ارکان اسمبلی ہال میں موجود ہیں، لہذا کورم پورا نہیں ہے۔

Mr. Acting Speaker: The sitting is adjourned till 2:00 p.m., afternoon tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 31 مئی 2022ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)